﴿......اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً مَّحْمُوْداً﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ
الفضل
انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد۶ جمعۃ المبارک ۲۶؍نومبر ۱۹۹۹ء شمارہ ۴۸
۱۷؍شعبان ۱۴۲۰ ہجری ☆۲۶؍نبوت ۱۳۷۸ ہجری شمسی

صبر کی تعلیم

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ حضرت سعد بن عبادہؓ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ اور ان کی آخری وقت کی تکلیف دیکھ کر رو پڑے۔ پھر فرمایا: "اللہ تعالیٰ آنکھوں سے آنسو بہانے اور دل کے غمگین ہونے کی وجہ سے عذاب نہیں دے گا۔ ہاں واویلا کرنے اور بے صبری کی باتیں کرنے کی وجہ سے عذاب دے گا۔ سوائے اس کے کہ رحم فرمادے"۔

(صحیح بخاری کتاب الجنائز باب البکاء عندالمریض)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کے بڑھنے اور ترقی کرنے کی جو پیشگوئیاں فرمائی تھیں وہ آج بڑی شان سے پوری ہو رہی ہیں

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ ہندوستان کے ۱۰۸ ویں جلسہ سالانہ کا عظیم الشان و بابرکت انعقاد

ہندوستان کے دور دراز کے صوبوں سے آنے والوں کے علاوہ ۲۰ ممالک کے نمائندگان کی شمولیت

جلسہ کی تقاریر کے مختلف زبانوں میں رواں ترجمہ کا انتظام

۲۱ ہزار سے زائد افراد نے جلسہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ ۱۶ ہزار سے زائد نومبایعین شامل ہوئے۔
نومبایعین کے ثبات قدم، توکل علی اللہ اور مخالفین کے عبرتناک انجام کے متفرق واقعات

لندن (۱۵؍نومبر): اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کا ۱۰۸ واں جلسہ سالانہ قادیان دارالامان میں ۱۳؍نومبر بروز ہفتہ شروع ہو کر ۱۵؍نومبر کو بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی اجلاس سے لندن سے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے مواصلاتی رابطہ کے ذریعہ براہ راست خطاب فرمایا جس سے دنیا بھر کے احمدی بھی مستفیض ہوئے اور یوں ایک رنگ میں اس بابرکت جلسہ کی اختتامی تقریب میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ جلسے کی اس اختتامی تقریب کے لئے محمود ہال لندن کو خاص طور پر سجایا گیا تھا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی سٹیج پر تشریف آوری کے ساتھ گیارہ بجے قبل دوپہر تلاوت قرآن کریم سے کارروائی کا آغاز ہوا جو مکرم عبدالمومن طاہر صاحب نے کی اور ان منتخب آیات کا اردو ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام سے منتخب اشعار پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ کے خطاب کا آغاز ہوا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے قادیان سے موصول ہونے والی تازہ رپورٹ کے حوالہ سے بتایا کہ ہندوستان کے دور دراز کے صوبوں سے آنے والوں کے علاوہ ۲۰ ممالک سے آنے والے مہمان اس جلسہ میں شامل ہوئے ہیں۔ جلسہ کے ایام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے موسم خوشگوار رہا۔ شعبہ رجسٹریشن کے مطابق جلسہ میں شامل ہونے والے حاضرین کی تعداد اکیس (۲۱) ہزار سے زائد تھی۔ گزشتہ سال رجسٹریشن کے مطابق کل تعداد ۱۵۳۱۳ تھی۔ جلسہ کی تمام تقاریر کا اردو کے علاوہ چھ زبانوں میں رواں ترجمہ کا انتظام کیا گیا تھا۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

جو دنیا میں اللہ سے گریز کرتے ہیں اور اس کے ذکر سے گھبراتے ہیں قیامت کے دن انہیں اسی طرح لاتعلق چھوڑ دیا جائے گا

بہترین عمل خدا کی خاطر محبت کرنا اور خدا ہی کی خاطر عداوت رکھنا ہے

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۲؍نومبر ۱۹۹۹ء)

لندن (۱۲؍نومبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ المائدہ کی آیت ۳۶ کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ اس آیت کریمہ میں جو اللہ تعالیٰ نے قرب کے ذریعے ڈھونڈنے کا ارشاد فرمایا ہے اس میں دراصل آنحضرت ﷺ کو وسیلہ بنانے کی ترغیب ہے کیونکہ آپ کے سوا کوئی وسیلہ خدا کا وسیلہ نہیں۔

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے آنحضرت ﷺ کے بعض ارشادات پڑھ کر سنائے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ بہترین عمل خدا کی خاطر محبت کرنا اور خدا ہی کی خاطر عداوت رکھنا ہے۔ اسی طرح حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ اللہ سے محبت کرو کہ وہ اپنی طرح طرح کی نعمتوں سے تمہیں غذا مہیا کرتا ہے۔ اور مجھ سے اللہ کی محبت کی وجہ سے محبت کرو اور میرے اہل بیت سے میری محبت کی وجہ سے محبت کرو۔ اسی طرح آپؐ نے فرمایا کہ جو اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس کی ملاقات کو پسند نہیں کرتا اور جو اللہ کی ملاقات کو پسند نہیں کرتا اللہ بھی اس کی ملاقات کو پسند نہیں کرتا۔ حضور ایدہ اللہ نے اس کی وضاحت میں فرمایا کہ اس سے مراد صرف آخرت کی ملاقات نہیں بلکہ اس دنیا کی ملاقات ہے۔ جو دنیا میں اللہ سے گریز کرتے ہیں اور اس کے ذکر سے گھبراتے ہیں قیامت کے دن انہیں اسی طرح لاتعلق چھوڑ دیا جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے بتایا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرے نزدیک وہ شخص ہوگا جو ان میں سے مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔ حضور ایدہ اللہ نے آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ بعض لوگ ویسے درود بھیجتے ہیں مگر جب باتیں کرتے ہیں تو گندی باتیں کرتے ہیں۔ اس لئے انہیں ان کے درود کا کوئی بھی فائدہ نہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ درود کا اسی کو فائدہ ہوگا جو دل کی گہرائی سے درود بھیجتا ہے اور زبان، دل کی متابعت میں درود بھیجتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اسی تعلق میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات بھی پیش فرمائے اور بتایا کہ آنحضرت ﷺ کی کامل اتباع کے ثمرات ضائع نہیں ہو سکتے۔ آنحضرتؐ کی سچے دل سے پیروی کرنا اور آپؐ سے محبت رکھنا انجامکار انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتا ہے۔ ☆☆ ...... ☆☆

بقیہ:جلسہ سالانہ قادیان از صفحہ اول

حضور انور ایدہ اللہ نے بتایا کہ ستائیس (۲۷) اخبارات میں جماعت احمدیہ اور جلسہ سالانہ کے بارہ میں آرٹیکل شائع ہوئے۔ ۱۵۔اخبارات نے جلسہ سالانہ کی خبروں کے ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کی تصاویر بھی شائع کیں۔ جالندھر T.V. نے اپنی خبروں میں جلسہ کے پروگراموں کی جھلکیاں دکھائیں۔بی بی سی لندن نے بھی جلسہ کی اچھی خبر نشر کی۔

حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ تقسیم ملک کے بعد پہلی مرتبہ ۱۵ بوگیوں پر مشتمل سپیشل ٹرین بنگال کے ایک ہزار سے زائد نومبایعین کو لے کر کلکتہ سے سیدھی قادیان کے سٹیشن پر پہنچی۔اسی طرح آندھرا پردیش سے چار ریزرو بوگیاں سیدھی قادیان آئیں۔اس سلسلہ میں محکمہ ریلوے نے بہت اچھا تعاون دیا۔

حضور نے فرمایا کہ ایک بڑی تعداد میں نومبایعین اڑھائی ہزار سے ساڑھے تین ہزار کلو میٹر کا فاصلہ طے کر کے دو دو تین تین دن مسلسل سفر کرنے کے بعد اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ان میں صوبہ کرناٹک، کیرلہ، تامل ناڈو، مہاراشٹر، مدھیہ پردیش، اڑیسہ اور بہار شامل ہیں۔ اس کے علاوہ صوبہ پنجاب، ہماچل پردیش، ہریانہ، یوپی اور راجستھان سے قریباً دس ہزار نومبایعین بسوں، ٹرکوں اور جیپوں وغیرہ کے ذریعہ سفر کر کے قادیان پہنچے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں بتایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر جماعت کے بڑھنے اور ترقی کرنے کی جو پیشگوئیاں فرمائی تھیں وہ آج بڑی شان سے پوری ہو رہی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ نے بعض پیشگوئیوں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ جب سے عالمی بیعت کا سلسلہ شروع ہوا ہے ہندوستان کی جماعت چھلانگیں مارتی ہوئی تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہی ہے۔امسال تبلیغی سال کے پہلے تین ماہ میں ہندوستان کی بیعتوں کی تعداد ۶ لاکھ ۶۶ ہزار اور ۱۵۳ ہو چکی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں رؤیائے صادقہ کے ذریعہ قبول احمدیت، نومبایعین کے ثباتِ قدم اور توکل علی اللہ اور دعوت الی اللہ کی راہ میں روکیں ڈالنے والوں کے عبرتناک انجام سے متعلق کئی ایک نہایت ایمان افروز واقعات سنائے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ چونکہ اس جلسہ میں بڑی تعداد میں نومبایعین شامل ہو رہے ہیں اس لئے خاص طور پر حضور نے اپنے خطاب میں انہیں سے مخاطب ہوتے ہوئے نہایت اہم نصائح فرمائیں۔ حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک الفاظ میں ان نصائح کے ذکر کے بعد خطاب کے آخر پر تمام کارکنان جلسہ کے لئے دعا کی تحریک فرمائی اور اپنی طرف سے اور جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کیا۔اور نومبایع مہمانوں کو فرمایا کہ وہ بھی میزبان بنیں اور مہمانی کی سعادت حاصل کریں۔

حضور ایدہ اللہ نے خطاب کے آغاز میں بتایا کہ حیرت انگیز طور پر اس دور کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دور سے مماثلتیں حاصل ہیں۔ حضور نے بتایا کہ امسال میں نے جلسہ سالانہ قادیان کے لئے صرف آخری روز خطاب کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔بعد میں یہ علم ہوا کہ سو سال قبل ۱۸۹۹ء میں جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بھی صرف آخری روز ہی خطاب فرمایا تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے قادیان میں اختتامی اجلاس میں شامل بعض معززین علاقہ کے اسماء گرامی بھی پڑھ کر سنائے اور جلسہ میں ان کی شمولیت پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

خطاب کے آخر پر حضور ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا کروائی جس میں دنیا بھر کے احمدی ناظرین نے شرکت کی۔ (حضور انور کے خطاب کا تفصیلی خلاصہ انشاءاللہ آئندہ شماروں میں بالاقساط پیش کیا جائے گا)۔

عالمگیر غلبہ کا آسمانی حربہ

سیدنا حضرت خلیفۃالمسیح الثالثؒ نے فرمایا:

"پس دعا کو اپنی عادت بناؤ۔دعا کو اپنی غذا بناؤ۔دعا کو اپنا لباس بناؤ۔دعا کو اپنی ہوا بناؤ۔دعا ہی کو اپنی نیند بناؤ۔ہر چیز دعا کو بناؤ اور دعا کے ذریعہ سے اپنے رب کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ پھر جتنی دنیا آج اسلام کی مخالفت کر رہی ہے۔ہر قسم کے دجل جو ہیں وہ کئے جا رہے ہیں۔افریقہ میں بھی، امریکہ میں بھی، یورپ میں بھی، جزائر میں بھی۔ بڑی مالی طاقت ان دجالی منصوبوں کے پیچھے ہے اور سلطنتیں ان کا ساتھ دے رہی ہیں۔وہ سلطنتیں جن کا مقابلہ دوسری سلطنتیں آج نہیں کر سکتیں۔کوئی خدا سے دور لے جا رہا ہے، کوئی شرک میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔انسان کو خدائے واحد و یگانہ سے دور لے جانے کی دائیں طرف سے بھی کوشش ہو رہی ہے اور بائیں طرف سے بھی کوشش ہو رہی ہے۔ان تمام کوششوں کے باوجود، ان تمام اندھیروں کے باوجود، ان تمام ظلمتوں کے باوجود، ان تمام دنیوی مادی سامانوں کے باوجود اور طاقتوں کے باوجود ہمارے دل میں جو یقین پیدا کیا گیا ہے کہ اسلام آخر کار غالب ہوگا اور فتح پائے گا وہ اسی بنا پر کیا گیا ہے کہ خدا نے کہا میری اطاعت میں گم اور فنا ہو جاؤ۔ میں تمہارے گرد اپنے نور کا، میں تمہارے گرد اپنی قدرت کا، میں تمہارے گرد اپنی حیات کا، میں تمہارے گرد اپنی قیومیت کا، میں تمہارے گرد اپنے احسان کا ایک ایسا حلقہ بناؤں گا کہ یہ تمام مادی طاقتیں تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گی اور آخر محمد ﷺ کی دنیا میں فتح ہوگی۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو اور خدا کرے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے والے ہوں"۔ (خطاب برموقعہ مجلس

اے شہر خرد والو!

بے باکی و بے اَدَبی — ہر دَور کی بولہبی
عَربی ہو کہ ہو عجمی — کس کام کی بوالحکمی
اے شہر خرد والو! — ماضی پہ نظر ڈالو
اقوام گزشتہ کی — تاریخ کبھی دیکھی؟
اب نام ونشاں اُن کا — دنیا میں نہیں ملتا
کیا زعم تھا کثرت کا — یا طنز "اَرَاذِلنا"
یا اَو لَتَعُودُنَّ — فی مِلَّتِنَا" کیا تھا
کب حق سے نہ ٹکرائی — رسم و رہِ آبائی
کب عاد و ثمود اٹھے — ہیں شہر کہاں ان کے
کیوں بہر پذیرائی — تقدیر سدوم آئی
کس نے یہ کیا دعویٰ — "اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلیٰ"
مقتل میں مسیحا بھی — کیوں لایا صلیب اپنی
کس آگ کو حکم آیا — بَرْداً وَ سَلٰمًا کا
ایمان رہا غالب — یا شعبِ اَبی طالب
دانشورو! ، داناؤ! — کچھ غور تو فرماؤ
یہ دشتِ جنوں میرا — کیوں تم نے اسے گھیرا
کیوں دار و رسن لائے
کیوں خشت بدست آئے

(عبدالمنان ناہید)

مکرم حمیداللہ صاحب ظفر، مبلغ سلسلہ گنی بساؤ (افریقہ) کے نئے صدر مملکت ہزایکسی لینسی Malam Bacai Shanh کو قرآن مجید کا پرتگیزی ترجمہ اور دیگر اسلامی لٹریچر کا تحفہ پیش کر رہے ہیں

اخبار الفضل کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۹ر دسمبر ۱۹۵۴ء کو ربوہ سے اخبار الفضل کی اشاعت کے آغاز پر فرمایا:

"......اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہوتا ہے۔ جو قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اسے اخبار کو زندہ رکھنا چاہئے اور اپنے اخبار کے مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہئے"۔ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کی خریداری قبول کر کے اور اس میں اشتہار دے کر اخبار کی معاونت کیجئے۔ (مینیجر)

اس وقت اس زمانے کی فتح کے لئے الفرقان کا عطا ہونا ضروری ہے

محبت وہ ہتھیار ہے جس کا دنیا میں کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔
اسی محبت کے ذریعہ آپ نے تمام قوموں کے دل جیتنے ہیں

اس دور میں جماعت احمدیہ کو سب سے زیادہ فرقان کی ان قسموں کی ضرورت ہے جو حضرت مسیح موعودؑ بیان فرما رہے ہیں

اختتامی خطاب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۲۳/اگست ۱۹۹۸ء
بمطابق ۲۳/ظہور ۱۳۷۷ہجری شمسی بمقام مئی مارکیٹ منہائم جرمنی۔ برموقعہ جلسہ سالانہ جرمنی

(تیسری اور آخری قسط)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"قرآن سے یہ ثابت ہے کہ امام الزمان کے وقت میں اگر کسی کو کوئی سچی خواب یا الہام ہوتا ہے تو وہ درحقیقت امام الزمان کے نور کا ہی پرتو ہوتا ہے"۔

اس لئے سب صاحبِ فرقان لوگوں کو سمجھ لینا چاہئے کہ یہ فرقان اسی نور کے پرتو سے ہوتی ہے جس سے ایک صبح صادق طلوع ہوتی ہے۔ "جو مستعد دلوں پر پڑتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب دنیا میں کوئی امام الزمان آتا ہے تو ہزارہا انوار اس کے ساتھ آتے ہیں"۔ اس مضمون پر میں نے ایک دفعہ ایک تفصیلی خطاب کیا تھا۔ غالباً اپنے کسی خطبہ میں یا کسی دوسرے خطاب میں اور ثابت کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنے کے ساتھ کلِ عالم میں روشنی پھوٹی ہے اور نئی نئی سائنسیں ایجاد ہوئی ہیں۔ انسان کو صناعی کی نئی قدرت کی نصیب ہوئی ہے۔ غرضیکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے آپ ان بدلتے ہوئے زمانے کے حالات کا جائزہ لیں تو ہوائی جہاز بھی آپ ہی کے زمانے میں، آپ ہی کے انتشار فیض سے پیدا ہوئے۔ اور وہ تمام نیا دور جس دور میں ہم اب داخل ہیں یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد سے وابستہ ہے۔ فرماتے ہیں "حقیقت یہ ہے کہ جب دنیا میں کوئی امام الزمان آتا ہے تو ہزارہا انوار اس کے ساتھ آتے ہیں اور آسمان میں ایک صورت انبساطی پیدا ہو جاتی ہے"۔ یعنی یوں لگتا ہے جیسے آسمان خوش ہو گیا ہے اور اس کی خوشی کے ساتھ جیسے خوش چہرے سے نور پھوٹتا ہے اس طرح آسمان کی خوشی کے ساتھ ایک نور دنیا پر برستا ہے۔

"اور انتشار روحانیت اور نورانیت ہو کر نیک استعدادیں جاگ اٹھتی ہیں۔ پس جو شخص الہام کی استعداد رکھتا ہے اس کو سلسلۂ الہام شروع ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص فکر اور غور کے ذریعہ سے دینی تفقہ کی استعداد رکھتا ہے اس کے تدبر اور سوچنے کی قوت کو زیادہ کیا جاتا ہے۔ اور جس کو عبادات کی طرف رغبت ہو اس کو تعبّد اور پرستش میں لذت عطا کی جاتی ہے۔ اور جو شخص غیر قوموں کے ساتھ مباحثات کرتا ہے اس کو استدلال اور اتمام حجت کی طاقت بخشی جاتی ہے"۔

پس یہ سارے وہ فرقان ہیں جو جماعت احمدیہ کو عطا ہو چکے ہیں اور یہی وہ فرقان ہیں جن کی میں باتیں کر رہا ہوں۔ اس دور میں جماعت احمدیہ کو سب سے زیادہ فرقان کی ان قسموں کی ضرورت ہے جو حضرت مسیح موعودؑ بیان فرما رہے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ مباحثات میں اور استدلال میں ایک ایسی حجت عطا ہوتی ہے کہ وہ ضرور غلبہ پا لیتا ہے۔ پس وہ لوگ جو مجھ سے شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے بہت بحثیں کیں مگر غلبہ نصیب نہیں ہوا ان کو اپنے دل پر غور کرنا چاہئے۔ وہ کوئی اور بات کر رہے ہیں۔ اس فرقان کی بات نہیں کر رہے جو حضرت مسیح موعودؑ کو عطا ہوا اور اس فرقان کی رو سے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں پیدا ہونے والے معمولی معمولی کارکن بعض ایسے جن کو مجہول العقل سمجھا جاتا تھا ان کو بھی خدا تعالیٰ نے غیر پر نمایاں حجت عطا کی ہے اور انسان دنگ رہ جاتا ہے ان واقعات کو دیکھ کر کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی جماعت سے توقع پوری ہوئی اور کس شان سے پوری ہوئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اسی اعجاز نمائی پر غور کرتے ہوئے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے متعلق یہ الہام ہوا تھا "بَرِّقْ طِفْلِی بشیر"۔ ان کو جستجو ہوئی کہ میں تلاش تو کروں کہ وہ کون سے لوگ ہیں جن کو خدا تعالیٰ آسمان سے حجت عطا کرتا ہے اور وہ غیروں پر غالب آ جاتے ہیں۔ یہ تلاش کرتے ہوئے میری نظر ایک شخص پر پڑی جو قادیان میں سب سے زیادہ مجہول العقل سمجھا جاتا تھا۔ ان صاحب کا نام تھا میاں بگّا۔ ان کے خاندان کے بہت سے لوگ یہاں بھی موجود ہونگے۔ وہ بہت نیک انسان تھے مگر دماغی لحاظ سے بہت موٹی عقل کے اور جب بھی بات سوجھتی تھی عجیب و غریب سوجھتی تھی۔ ایسی سوجھتی تھی کہ دنیا اس پر ہنستی تھی اور وہ سمجھتے تھے کہ میں نے بہت بڑی چیز ایجاد کی ہے۔ مثلاً ایک دفعہ ہوسٹل کے سپرنٹنڈنٹ صاحب نے یہ مسئلہ کلاس کے سامنے رکھا کہ میں جو روزانہ بچوں کو جگاتا ہوں نماز کے لئے اور پھرتا ہوں ایک ایک بستر پر اور جب میں چلا جاتا ہوں تو کئی پھر دوبارہ سو جاتے ہیں اس کا کیا علاج کروں کہ میری محنت پھل لائے۔ تو یہاں میاں بگّے نے ہاتھ ہلا دیا کہ میں حاضر ہوں، بتاتا ہوں۔ انہوں نے کہا ہاں بتاؤ تمہارے خیال میں کیا حل ہے؟ انہوں نے کہا بڑا آسان حل ہے آپ ایک لمبی سی زنجیر بنوائیں۔ اس زنجیر کا ایک کڑا آپ کے پاؤں میں ہو اور اس زنجیر سے آگے بہت سی شاخیں پھوٹ رہی ہوں جن میں سے ہر ایک میں سے ایک کڑا ایک طالبعلم کے پاؤں میں ہو۔ جب آپ نماز کے لئے روانہ ہوں گے تو بے اختیار یہ طالب علم اٹھ کر آپ کے پیچھے پیچھے دوڑیں گے۔ جب آپ نماز پڑھائیں گے تو یہ سارے لوگ ان زنجیروں سے بندھے ہوئے آپ کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہونگے۔ تو یہ ترکیبیں تھیں میاں بگّے کی۔

تو حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بھی خوب انتخاب فرمایا۔ آپ نے کہا کہ میں دیکھوں تو سہی اس میاں بگّے کو جب مشکل پڑی تو خدا نے اس کی کیسے مدد کی۔ چنانچہ ان سے پوچھا میاں بگّے بتاؤ کبھی تم نے بھی تبلیغ کی، کبھی تمہیں بھی دشمن نے گھیرا، پھر خدا نے تم سے کیا سلوک فرمایا۔ تو میاں بگّے نے جو اپنا واقعہ سنایا وہ یہ تھا کہ میں ہوسٹل کے لئے لکڑیاں خریدنے کے لئے ایک گاؤں میں گیا۔ وہاں لوگوں نے مجھے دیکھ کر گھیر لیا اور وفات مسیح اور حیات مسیح پر بحث شروع کر دی۔ ہر بات کا میں نے جواب دیا کہ آپ غلط کہہ رہے ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ فوت ہو چکے ہیں آسمان پر نہیں چڑھے۔ اب دلیل تو بے چارے کو آتی کوئی نہیں تھی۔ اسی بات کی تکرار کر رہا تھا۔ چنانچہ ان گاؤں والوں کو خدا تعالیٰ نے یہ نشان دکھانا تھا۔ وہ اسے گھیر کر مولوی کے پاس لے گئے اور مولوی کو کہا یہ ایک سیدھا سا آدمی ہے ہمارے قابو آگیا ہے اس کو تو مسلمان بناؤ اپنی طرف سے اور عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا قائل کر کے دکھاؤ۔ یہ کہتا ہے آسمان پر نہیں چڑھے، آپ کہتے ہیں چڑھ گئے۔ تو مولوی صاحب نے بھی بحث شروع کر دی۔ جتنی بحث کرتے چلے گئے جب وہ رکتے تھے اور میاں بگّے کے منہ کی طرف دیکھتے تھے یہ کہتے نہیں مزا نہیں آیا۔ بالکل تسلی نہیں ہوئی۔ وہ مولوی تنگ آگیا بیچارہ۔ اور خدا نے یہ اعجاز دکھانا تھا تو پاس ہی اس کے ایک روڑا پڑا ہوا تھا۔ اس نے زور سے اٹھا کر اوپر کی طرف پھینکا اس بات کے جواب میں کہ میاں بگّے نے آخر یہ پوچھا تھا کہ بتاؤ اگر آسمان پر چڑھے تو کیسے چڑھے یہ سمجھا دو۔ مولوی کے قدموں میں ایک روڑا پڑا تھا۔ اس نے اٹھایا اور اوپر پھینک دیا کہ ایسے چڑھا۔ میاں بگّے دیکھتے رہے۔ جب وہ نیچے زمین پر گرا تو کہا "او پئے نیں" کہ اگر چڑھ گئے تھے تو دیکھ لو وہ پڑے ہوئے ہیں۔ یہ واقعہ ایسا حیرت انگیز تھا گاؤں والوں کے لئے کہ انہوں نے مولوی کو چھوڑ کر میاں بگّے کو کندھے پر اٹھا لیا اور ان کی فتح کا جلوس نکالا۔ تو اس کو فرقان کہتے ہیں۔ اسی فرقان کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ "اُس کو استدلال اور اتمام حجت کی طاقت بخشی جاتی ہے اور یہ تمام باتیں درحقیقت اسی انتشارِ روحانیت کا نتیجہ ہوتا ہے جو امام الزمان کے ساتھ آسمان سے اترتی ہے اور ہر ایک مستعد کے دل پر نازل ہوتی ہے"۔

(ضرورۃ الامام، روحانی خزائن جلد ۱۳ مطبوعہ لندن صفحہ ۴۷۴، ۴۷۵)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "قرآن کریم میں عام مومنین کے لئے یہ بشارت ہے کہ لَهُمُ الْبُشْرىٰ فِي الحَيٰوةِ الدُّنْيا. یعنی دنیا کی زندگی میں مومنین کو یہ نعمت ملے گی کہ اکثر سچی خوابیں انہیں آیا کریں گی یا سچے الہام ان کو ہوا کریں گے۔ پھر قرآن شریف میں ایک دوسرے مقام میں ہے اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا

تَتَنَزَّلُ عَلَيۡهِمُ الۡمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا۔ یعنی جو لوگ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور پھر استقامت اختیار کرتے ہیں فرشتے ان کو بشارت کے الہامات سناتے رہتے ہیں۔ اور ان کو تسلی دیتے رہتے ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں کو بذریعہ الہام تسلی دی گئی۔ لیکن قرآن ظاہر کر رہا ہے کہ اس قسم کے الہامات یا خوابیں عام مومنوں کے لئے ایک روحانی نعمت ہے۔ خواہ وہ مرد ہوں یا عورت ہوں۔ اور ان الہامات کے پانے سے وہ لوگ امام وقت سے مستغنی نہیں ہو سکتے"۔ وہ اپنے آپ کو امام سے الگ نہیں سمجھتے اور ہمہ وقت امام کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ اس کی پناہیں ڈھونڈتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زلازل کی بھی خبریں دیں۔ اور یہ خبریں اس فرقان کے جاری رہنے کی طرف اشارہ کر رہی ہیں جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتایا گیا تھا کہ زلازل تیری سچائی کے ثبوت میں آئیں گے اور دنیا میں بڑی بڑی جنگیں ہونگی اور ان زلازل کو آپ نے عالمی جنگوں سے تعبیر فرمایا۔ ان میں سے ابھی ایک تیسری جنگ بھی ہونا باقی ہے۔ **اگرچہ دنیا کے دانشور پوری کوشش کررہے ہیں کہ کسی طرح یہ تیسری جنگ کا زلزلہ ٹال دیں مگر ناممکن ہے کہ وہ ایسا کرسکیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو فرقان عطا ہوئی اس فرقان میں ان زلزلوں کی پیشگوئی بھی شامل تھی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں "خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو میری طرف سے نذیر ہے۔ میں نے تجھے بھیجا تا مجرم نیکوکاروں سے الگ کئے جائیں اور فرمایا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا۔ میں تجھے اس قدر برکت دوں گا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈھیں گے"۔**

پھر ایک اور زلزلے کا ذکر کرتے ہوئے رسالہ "الوصیت" میں آپ فرماتے ہیں اور الوصیت اس وقت کی کتاب ہے جو آخری دور میں لکھی گئی اور شائع بھی بعد میں ہوئی۔ تو قطعی طور پر ثابت ہے کہ "الوصیت" میں جس زلزلے کی باتیں آپ کرتے ہیں میں وہ بعد میں آنے والا زلزلہ ہے اور اس وقت جنگ عظیم اولیٰ کی صورت میں وہ ظاہر بھی ہو گیا۔ پھر دوسرا زلزلہ بھی آ گیا یعنی جنگ عظیم عالمگیر ثانی اور اب تیسرا زلزلہ بھی ضرور آنا ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ بعید نہیں کہ ہماری زندگیوں میں آئے تاکہ اس کے بعد ہونے والی فتح اسلام کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں۔ فرماتے ہیں "اور آئندہ زلزلے کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہوگا مجھے خبر دی اور فرمایا پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ اس لئے ایک شدید زلزلہ کا آنا ضروری ہے"۔

یہاں میں "پھر بہار آئی" کا مضمون آپ کو سمجھا دوں۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ یہاں صرف اس بہار کا ذکر ہے جو مارچ/اپریل میں ہمارے ملک میں آتی ہے لیکن بعض اور ملکوں میں وہ مئی میں بھی آتی ہے، جون میں بھی آتی ہے۔ گویا بہار کے موسم شمال اور جنوب میں بدلتے رہتے ہیں۔ اس وجہ سے میں نے غور کیا تو مجھے خیال آیا کہ بہار سے مراد قوموں کے عروج کا وقت ہے۔ یا قوموں کا مالی نظام اور قوموں کی فتوحات ایک خاص عروج کو پہنچ جاتی ہیں تو وہ وقت ہوتا ہے جب لازماً بحران آنا ہوتا ہے۔ اور ہمیشہ وہی بحران ہے جو جنگوں پر منتج ہوا کرتا ہے۔ پس اس باریک بات کو غور سے سمجھ لیں۔ بعید نہیں کہ یہ جنگ مارچ میں ہو یا فروری یا جون، جولائی یا اگست یا بعد میں دنیا کے کسی خطے پر بہار ہو۔ مگر پھر وہ نشان کیا ہوا جو ہر مہینے سے تعلق رکھتا ہے۔ کسی وقت تو ہونا ہی تھا لیکن یہ بہار جو میں سمجھ رہا ہوں یہ قوموں کے عروج کی بہار ہے۔ اور دنیا کے تمام دانشور اس بات پر گواہ ہیں کہ ہمیشہ جنگ ان بحرانوں کے نتیجہ میں ہوتی ہے جو اس عروج کے بعد آیا کرتے ہیں۔

پس "پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی" سے مراد یہ ہے کہ ایسی بہار آنے والی ہے۔ آئندہ بھی آیا کرے گی کہ قومیں سمجھیں گی کہ ہم اپنی ترقی کے عروج تک جا پہنچے ہیں۔ اس وقت خدا کی بات ضرور پوری ہوگی اور انہیں ان زلازل کا منہ دیکھنا نصیب ہوگا۔ **"لیکن راست باز اس سے امن میں ہیں۔ سو راست باز بنو اور تقویٰ اختیار کرو تا بچ جاؤ۔ آج خدا سے ڈرو تا اس دن کے ڈر سے امن میں رہو۔ ضرورت ہے کہ آسمان کچھ دکھاوے اور زمین کچھ ظاہر کرے لیکن خدا سے ڈرنے والے بچائے جائیں گے"۔** (رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد ۱۰ مطبوعہ لندن صفحہ ۳۰۲)

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس فرقان کی بات پھر فرما رہے ہیں جو معارف اور حقائق کی صورت میں جماعت کو عطا کیا جائے گا۔ ایک اور رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ پیشگوئی فرما رہے ہیں۔ اس سے پہلے یہ مضمون گزرا ہے۔ مگر اب یہ اور رنگ میں ہے۔ پہلے جو مضمون گزرا ہے اس سے ثابت ہوتا تھا کہ بظاہر عقل سے خالی لوگوں پر بھی اور دنیا جن کو مجہول العقل سمجھے گی یہ اعجاز نازل ہوگا۔ لیکن اب جس اعجاز کی بات فرما رہے ہیں وہ یہ ہے کہ خدا میرے غلاموں کو عظیم علمی فضیلت عطا فرمائے گا اور ایسی عظیم علمی فضیلت ہوگی جو دنیا کے بڑے بڑے دانشوروں کا منہ بند کر دے گی۔ فرمایا: "اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بے دل نہیں ہونا چاہئے کہ اب کیا کریں۔ یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں"۔ ہرگز اسلام کو یہ ضرورت نہیں ہے کہ جس طرح عاجز گر کر معافی چاہتا ہے اس طرح دنیا کے مدمقابل علوم سے گر کر معافی مانگے۔ "بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علومِ جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں، کیسے ہی نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے"۔

یہاں صرف ان علوم جدیدہ کو رد کیا جا رہا ہے جو اسلام پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ بکثرت ایسے علوم جدیدہ ہیں جو اسلام پر حملہ آور نہیں ہو رہے بلکہ اسلام کی تائید میں کھڑے ہیں۔ اس لئے یہ خیال دلوں سے نکال دیں کہ مراد یہ ہے کہ تمام علوم جدیدہ رد کرنے کے لائق ہیں۔ اسی جرمنی میں جو علوم کی خدمت ہو رہی ہے، جو سائنسی ایجادات ہو رہی ہیں، وہ اتنی عظیم ہیں کہ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ قرآن کریم نے اس کے خلاف پیشگوئی کی ہو کہ جب یہ علوم کی خدمت کریں اور ان کو عظیم الشان اسرار ہاتھ آئیں تو ان کی مخالفت کرو۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام میں وہ احتیاط برتی گئی ہے جس پر آپ اگر غور کریں تو سمجھ آ جائے گی کہ وہ علوم جدیدہ شکست کھائیں گے جو اسلام کے مدمقابل ہونگے۔ وہ علوم جدیدہ شکست نہیں کھائیں گے بلکہ اسلام کی تائید میں اور بھی بڑھائے جائیں گے جو اسلام کی تائید میں ظاہر ہو رہے ہونگے۔

"میں شکرِ نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے۔ جس علم کی رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملے سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ حال کے علوم مخالفہ کو جہالتیں ثابت کر دے گا"۔ اب دو باتیں ہیں دونوں بعینہ سچی ہیں۔ اس دور میں جو سائنسی علوم ہیں ان کی بھاری اکثریت وہ ہے جو اسلام کی تائید میں ہے، اسلام کے مخالف نہیں۔ جو فلسفہ ہے وہ مخالف ہے اور فلسفے کی کوئی حقیقت بھی نہیں ہوتی۔ وہ ایک خیالی باتیں ہیں۔ فرمایا "بلکہ حال کے علوم مخالف کو" جو اسلام کی مخالفت کر رہے ہیں اور اس فلسفے کو "جہالتیں ثابت کر دے گا"۔ اسلام کی سلطنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہے ہیں۔ اس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔ یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی۔ تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو اس کی الٰہی طاقت ایسا ضعیف کرے کہ کالعدم کر دیوے۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد ۵ مطبوعہ لندن صفحہ ۲۵۴، حاشیہ)

اب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو آخری اقتباس میں نے آپ کے سامنے پیش کرنے کے لئے رکھا ہوا ہے اس سے پہلے اسی فرقان کے بعض ایسے پہلو آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں جس کی اس وقت جرمنی کو شدید ضرورت ہے۔ یہ جو فرقان عطا ہوئی ہے۔ یہ تمام امتوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنے کی فرقان ہے۔ بکھری ہوئی قوموں کو متحد کرنے کی فرقان ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ جرمنی میں جو احمدی بس رہے ہیں وہ کس طرح اس فرقان کو اس کو اکٹھا کرنے کے لئے استعمال کریں۔ بہت سے ایسے مسائل اٹھائے جا رہے ہیں جن سے لگتا ہے کہ جرمن قوم کے دانشوروں کو Integration کی فکر ہے۔ بعض لوگ جو دانشور نہیں وہ تو یونہی اعتراض کے رنگ میں کہہ دیتے ہیں کہ مختلف قومیں آ کے آباد ہو گئی ہیں۔ اس سے ہمارا معاشرہ تباہ ہو گیا۔ ہم میں یک جہتی نہیں رہی۔ مگر جو سچے دانشور ہیں ان

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

DIGITAL SATELLITE
MTA and PAKISTAN TV
Prime

You can now get MTA on digital satellite at Hotbird 13°E. Pakistan TV is also available on digital satellite at Intelsat 707 1°W as Prime TV, and has been broadcasting since Sept '98.
To view MTA and Prime TV, you need a digital satellite receiver, a dish and a universal LNB.

At the moment, we are running the following offers:

NOKIA 9600 £255+ *Digital LNBs from £19+*
HUMAX CI £220+ *Dishes from 35cm to 1.2m*

B4U

These, as well as all other satellite reception-related equipment, can be obtained from our warehouse at the address below.

ASIANET · BANGLA TV · SONY Entertainment Television · skydigital · ZEE TV · MAIL ORDER · EXPORT

Signal Master Satellite Limited
Unit 1A Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR, England
Tel: 0044 (0)1276 20916 Fax: 0044 (0)1276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com

+ All prices are exclusive of VAT

TOWNHEAD PHARMACY
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
FOR ALL YOUR PHARMAECUTICALS NEEDS
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

خطبہ جمعہ

نفاق ہمارے نزدیک سب گناہوں سے بڑا ہے۔ ریاکار اور خوشامدی منافق ہوتے ہیں۔ وہ بھی منافق ہے جس کی فطرت میں دورنگی ہے

اگر جماعت احمدیہ نفاق کو دنیا سے دور کردے تو اس نے اپنے مقصد کو پالیا

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-
فرمودہ ۲۲/اکتوبر ۱۹۹۹ء بمطابق ۲۲/اخاء ۱۳۷۸ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم —

الحمدلله رب العٰلمين — الرحمٰن الرحيم — مٰلك يوم الدين — إياك نعبد و إياك نستعين —

اهدنا الصراط المستقيم — صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۔ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا﴾-(سورة النساء آیت ۱۴۳، ۱۴۴)

ترجمہ یہ ہے۔ یقیناً منافقین اللہ سے دھوکہ بازی کرتے ہیں جبکہ وہ انہی کو دھوکہ میں مبتلا کر دیتا ہے اور جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں لوگوں کے سامنے دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ کا ذکر نہیں کرتے مگر بہت تھوڑا۔ اس کے درمیان متذبذب رہتے ہیں نہ اِن کی طرف ہوتے ہیں نہ اُن کی طرف اور جسے اللہ گمراہ ٹھہرادے تو اس کے لئے تُو کوئی ہدایت کی راہ نہیں پائے گا۔

منافقت کے تعلق میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو وضاحتیں فرمائی ہیں وہ بہت گہری اور پربصیرت ہیں اور بہت سے لوگ بے چارے اپنے آپ کو خواہ مخواہ منافق سمجھتے ہیں۔ کیونکہ ان کے دل کی حالت بدلتی رہتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے صحابہ کو بھی کبھی یہ وہم ہو جایا کرتا تھا مگر حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایسی واضح تشریح فرمادی ہے کہ اس کے بعد کسی کے لئے کسی شک کی گنجائش نہیں رہتی۔

پہلی حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ منافق کی مثال ایسی بھیڑ کی طرح ہے جو دو ریوڑوں کے درمیان متردّد ہے۔ کبھی وہ اس ریوڑ کی طرف آتی ہے اور کبھی دوسرے ریوڑ کی طرف چلی جاتی ہے۔

مسند احمد بن حنبل میں ابن عمرؓ سے ہی یہ روایت مروی ہے البتہ اس کے آخر میں لَا تَدْرِیْ اَیَّھُمَا تَتْبَعُ کے الفاظ آئے ہیں کہ وہ نہیں جانتی کہ وہ کس کے پیچھے چلے۔ اس میں جو دوسرا حصہ ہے مسند احمد کا، صرف اس میں ایک شبہ یہ پڑتا ہے کہ وہ منافق نہیں ہے بلکہ اس کو علم نہیں ہے۔ مگر جو پہلی حدیث ہے وہ بالکل واضح ہے کہ وہ دو ریوڑوں کے درمیان گھومتی پھرتی ہے۔ اور اگر تو لاعلمی کی وجہ سے ہے پھر تو اس کو منافقت نہیں کہا جاتا لیکن اگر اس کو یہ پتہ ہو کہ کس ریوڑ کی ہوں اور وہ کبھی اِدھر جائے کبھی اُدھر جائے تو یہ منافقت ہے جس کی طرف رسول اللہ ﷺ اشارہ فرما رہے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ چار باتیں ایسی ہیں کہ وہ جس شخص میں ہونگی وہ منافق ہوگا۔ یہ بہت ہی اہم اور واضح حدیث ہے اس لئے اس سے منافقت کو پہچاننے میں بہت آسانی ہو جاتی ہے۔ اگر ان میں سے ایک خصلت کسی شخص میں پائی جائے گی تو اس میں اسی نسبت سے نفاق ہوگا۔ یعنی چاروں خصلتیں اگر نہ ہوں تو کلیۃً نفاق سے پاک ہے مگر چار خصلتوں میں سے ایک بھی پائی جائے تو اس درجہ تک اس میں نفاق ہوگا یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے۔ جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔ جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔ جب معاہدہ کرتا ہے تو بدعہدی کرتا ہے اور جب وہ جھگڑتا ہے تو بدزبانی سے کام لیتا ہے'۔

میں نے پہلے بھی ایک خطبہ میں بیان کیا تھا کہ یہ علامات سو فیصد پاکستان کے مولویوں پر صادق آتی ہیں۔ ایک بھی علامت نہیں ہے جو ان میں نہ پائی جاتی ہو۔ بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔ اس کا احمدیوں سے زیادہ کون گواہ ہوگا کہ ہر بات میں جھوٹ ہے۔ ایک بھی بات نہیں جو جھوٹی نہ ہو۔ وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے نواز شریف سے بھی وعدے کئے ہوئے تھے اب وہ نہیں رہا تو کیسا پھر گئے ہیں۔ بہت بے حیا قوم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک لفظ میں ان کا حلیہ بیان فرمایا ہے "اے بدذات فرقۂ مولویاں"۔ اس سے زیادہ غصے کا اظہار کیا نہیں جا سکتا اور اس سے زیادہ شرافت کے ساتھ غصّے کا اظہار نہیں کیا جا سکتا۔ "اے بدذات فرقۂ مولویاں" تو یہ وہی فرقۂ مولویاں ہے جس کی نشانیاں رسول اللہ ﷺ بیان فرما رہے ہیں۔ 'جب معاہدہ کرتا ہے تو بدعہدی کرتا ہے'۔ کتنے معاہدے کئے ہیں انہوں نے جن کو توڑ دیا ہے۔ 'اور جھگڑتا ہے تو بدزبانی سے کام لیتا ہے'۔ یہ بھی خاص مولوی کی علامت ہے اور نہایت ہی بدتمیز، گندہ گو اور بداخلاقی سے کام لینے والا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے چودہ سو سال پہلے جو نقشہ کھینچا تھا وہ آج بعینہٖ پورا اتر رہا ہے۔

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ منبر پر چڑھے اور بلند آواز سے فرمایا: اے وہ لوگو جو زبان سے تو ایمان لائے ہو مگر ایمان جن کے دل تک نہیں پہنچا، مسلمانوں کو دکھ نہ دیا کرو اور ان کی عیب چینی نہ کیا کرو اور نہ اُن کی کمزوریاں تلاش کرنے میں لگے رہا کرو۔ کیونکہ جو اپنے مسلمان بھائی کے عیب تلاش کرنے میں لگا رہتا ہے تو اللہ بھی اس کے عیب تلاش کرتا ہے۔ اور جس کے اللہ عیب تلاش کرے تو وہ اُس کے عیب لوگوں پر ظاہر کر دیتا ہے۔ خواہ وہ اپنے گھر کے اندر ہی چھپا بیٹھا ہو۔

ابوالشعثاء بیان کرتے ہیں یہ حدیث سنن ابن ماجہ سے لی گئی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ ہم اپنے امراء کے پاس جاتے ہیں تو ایک بات کہتے ہیں اور جب باہر آتے ہیں تو اَور بات کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہم اسے نفاق شمار کیا کرتے تھے۔

اب یہ بھی ایک عام عادت ہے اپنے امراء کے پاس جا کے انہیں خوش کرنے کے لئے کچھ کہہ دیا، باہر نکلے تو گالیاں دینی شروع کر دیں۔ پس یہ بھی ایک ایسی عادت ہے جو اب کہہ نہیں سکتا، غالباً بہت سے مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں۔ صرف پاکستان کی بحث نہیں ہر جگہ یہی حال ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسلام کو نفاق سے بچائے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں یہ حدیث سنن ترمذی کتاب الصلوٰۃ سے لی گئی ہے۔ حضرت انسؓ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے چالیس دن جماعت کے ساتھ پہلی تکبیر میں شامل ہو کر نماز پڑھی اس کے لئے دو براء تیں لکھی گئی ہیں۔ آگ سے براءت اور نفاق سے براءت۔

اب اس مسجد میں خدا کے فضل سے اس وقت بھی لوگ موجود ہیں جو چالیس چھوڑ کے اسّی پہلی تکبیروں میں شامل ہوتے ہیں۔ دن ہو رات ہو بارش ہو برف ہو اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرماتا ہے۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ سب جگہ دنیا میں احمدیوں کا یہی حال ہوگا جہاں تک توفیق ہو جہاں مسجد قریب ہو وہاں کوشش کرنی چاہئے کہ پہلی تکبیر میں شامل ہو سکیں۔ دو براءتیں لکھی گئی ہیں آگ سے بریت اور نفاق سے بریّت۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا 'منافقوں پر سب سے بھاری نمازیں عشاء اور فجر کی نمازیں ہیں'۔ یہ ایک تو اندھیرے میں ہوتی ہیں کوئی نہ آئے اندھیرے میں تو پتہ نہیں لگتا اور دوسرا یہ کہ اس اندھیرے میں اٹھ کر ان کا آنا دل پر بڑا بوجھ ہوتا ہے۔ تو اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں 'اگر وہ ان دونوں نمازوں کا ثواب جانتے تو ان دونوں نمازوں کی ادائیگی کے لئے حاضر ہوتے خواہ گھٹنوں کے بل۔ اس کے بعد فرماتے ہیں 'میرا دل چاہتا ہے کہ نماز کا حکم دوں اور کسی سے کہوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ پھر اپنے ساتھ کچھ آدمیوں کو جن کے پاس لکڑی کے گٹھے ہوں لے کر ایسے لوگوں کے گھروں کو جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ایسے لوگوں سمیت ان کے گھروں کو آگ لگا دوں'۔

اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جیسا شفیق بِالْمُؤمِنِيْنَ رَءُوفٌ رَّحِيْم انسان وہ بھی منافقوں کے متعلق اتنی سخت بات جو کہہ رہے ہیں تو معلوم یہ ہوتا ہے کہ ان کا یہاں جل جانا زیادہ بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ جہنم کی آگ میں جلیں اور یہی ان کا کفارہ ہو جائے گا۔ مگر یہ ایک محاورے کی بات ہے۔ نعوذ باللہ یہ مطلب تو نہیں تھا کہ رسول اللہ ﷺ خود واقعی اٹھتے اور کسی اور کے سپرد کر کے گٹھا اٹھاتے۔ تو یہ گہری فراست کی باتیں ہیں جن پر غور کرنے سے انسان کو حقیقت کا حال سمجھ آتا ہے۔

(اس موقعہ پر حضور انور نے گلا تَر کرنے کے لئے پاس پڑے ہوئے گلاس سے پانی پیتے ہوئے فرمایا لوگوں نے مجھے کئی قسم کے یہ گلاس بھیجے ہیں جن میں پانی بہت گرم رہتاہے اور ڈھکنا بھی میں نے اتار دیاہے مگر ابھی بھی بالکل گرم پانی ہے)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اقتباسات۔ "نفاق ہمارے نزدیک سب گناہوں سے بڑا ہے اور ریاء سب کاموں سے زیادہ خطرناک ہے اور ظالموں اور مشرکوں کی صفات میں سے ہے"۔ (نور الحق روحانی خزائن جلد ٨ صفحہ ٦٦)

پھر فرمایا "یاد رکھو جس شخص نے خدا تعالیٰ کے ساتھ کچھ حصہ شیطان کا ڈالا ہو وہ منافق ہے"۔ اب یہ بہت گہری اور پر بصیرت تعریف ہے۔ خدا تعالیٰ کو بھی خوش کیا اور تھوڑا سا حصہ نفسانی بیچ میں داخل کر لیا۔ اللہ تعالیٰ کو تو پاکیزہ روح سے خوشی ہوتی ہے اور اگر طبیعت میں منافقت نہ ہو اور انسان صادق دل ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور ایک چھوٹی سی کھجور کا ٹکڑا بھی پیش کرے تو اس کو بھی وہ قبول فرماتا ہے۔ لیکن اگر اسمیں منافقت ہو اور شیطان یعنی نفس یا کسی اور کا حصہ بیچ میں ڈالا گیا ہو تو وہ سارے کا سارا اللہ کی طرف سے ردّ کر دیا جاتا ہے۔ "یاد رکھو جس شخص نے خدا تعالیٰ کے ساتھ کچھ حصہ شیطان کا ڈالا وہی منافق ہے"۔

پھر فرماتے ہیں "میں یقیناً جانتا ہوں کہ ریاء کار اور خوشامدی منافق ہوتے ہیں"۔ ریاکار اور خوشامدی۔ خوشامدی کا منافق ہونا تو بالکل واضح ہے۔ وہی بات ریاکار کی ہے کہ خوشامد کرتے ہیں جو دنیا کے بڑے آدمی کی وہ محض خوش کرنے کی خاطر کرتے ہیں مگر دل میں ان کے ان کی عزت نہیں ہوا کرتی۔ "اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم نفاق کو دور کرنے آئے ہیں"۔ یہ احمدیت کا مقصد ہے۔

اگر جماعت احمدیہ نفاق کو دنیا سے دور کر دے تو اس نے اپنے مقصد کو پالیا۔ سب برائیوں کی جڑ نفاق ہے اسی لئے جہنم کے ذلیل ترین حصے میں منافقوں کو بیان کیا گیا ہے، ارزل حصے میں۔ کیونکہ اگر آپ غور کر کے دیکھ لیں تو منافقت سب ریاکاریوں کی جڑ ہے۔ دلیر انسان ہو، بہادر ہو۔ سچی بات کہنے میں اور حکمت کو ہاتھ سے نہ چھوڑے۔ یہ دو باتیں جو ہیں یہ ضروری ہیں دنیا میں۔ اور اگر حکمت کے پیش نظر نرم بات کی جائے تو اس کو منافقت نہیں کہتے۔ سچی بات اگر ایسے طریق پر کی جائے کہ اس کا دوسرے کے دل پر اثر ہو اس کو ہر گز منافقت نہیں کہا جاتا۔

بعض لوگ کہتے ہیں جی ہم تو سچی بات کریں گے اور منہ توڑ بات، نہایت بد تمیزی سے بات کرتے ہیں۔ وہ منافقت سے بھی بدتر ہیں کیونکہ سچی بات کے نام پر وہ اپنے بھائی کو دکھ پہنچاتے ہیں اور دل کا بغض نکالتے ہیں اور دل میں بغض رکھنا بھائی کے خلاف یہ خود بھی منافقت ہی کی علامت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"یاد رکھو منافق وہی نہیں جو ایفائے عہد نہیں کرتا یا زبان سے اخلاص ظاہر کرتا ہے مگر دل میں اس کے کفر ہے بلکہ وہ بھی منافق ہے جس کی فطرت میں دو رنگی ہے اگرچہ وہ اس کے اختیار میں نہ ہو"۔

اب دیکھیں "وہ بھی منافق ہے جس کی فطرت میں دو رنگی ہے اگرچہ وہ اس کے اختیار میں نہ ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو اس دو رنگی کا بہت خطرہ رہتا تھا۔ ایک دفعہ حضرت ابوہریرہؓ رو رہے تھے تو حضرت ابو بکر رضوان اللہ علیہم نے پوچھا کیوں روتے ہو۔ کہا کہ اس لئے روتا ہوں کہ مجھ میں نفاق کے آثار معلوم ہوتے ہیں۔ جب میں پیغمبر ﷺ کے پاس ہوتا ہوں تو اس وقت دل نرم اور اس کی حالت بدلی سی معلوم ہوتی ہے مگر جب ان سے جدا ہوتا ہوں تو وہ حالت نہیں رہتی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ حالت تو میری بھی ہے۔ پھر دونوں آنحضرت ﷺ کے پاس گئے اور کل ماجرا بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم منافق نہیں ہو۔ انسان کے دل میں قبض اور بسط ہوا کرتی ہے۔ ایک حالت پر کبھی بھی انسان نہیں رہ سکتا۔ اور جو حالت تمہاری میرے پاس ہوتی ہے اگر وہ ہمیشہ رہے تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں"۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے قرب میں جو عظیم حالت پیدا ہوتی ہے اس کے بیان کے لئے اس سے بہتر کیا اظہار ہو سکتا تھا کہ فرشتے تم سے مصافحہ کریں۔ "تو اب دیکھو کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اس دو رنگی سے کس قدر ڈرتے تھے۔ جب انسان جرأت اور دلیری سے زبان کھولتا ہے تو وہ بھی منافق ہوتا ہے"۔ یہ بات میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ "جرأت اور دلیری سے زبان کھولتا ہے تو وہ بھی منافق ہوتا ہے۔ دین کی ہتک ہوتی سنے اور وہاں کی مجلس نہ چھوڑے یا ان کو جواب نہ دے تب بھی منافق ہوتا ہے"۔

اس سلسلہ میں ایک لمبا سلسلہ خطبات کا پہلے بیان کر چکا ہوں کہ اپنی دینی غیرت کو سنبھالو۔ جو لوگ خدا اور رسول کے خلاف مذاق کرتے ہیں یا بیہودہ باتیں کرتے ہیں یا عام نیک لوگوں کے خلاف بیہودہ باتیں کرتے ہیں اور ان کو ہنساتے ہیں تو یہ نہایت زہریلی منافقت ہے اور اس سے انسان کی نیکیوں کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔

"دین کی ہتک ہوتی سنے اور وہاں کی مجلس نہ چھوڑے یا ان کو جواب نہ دے تب بھی منافق ہوتا ہے۔ اگر مومن کی سی غیرت واستقامت نہ ہو تب بھی منافق ہوتا ہے۔ جب تک انسان ہر حال میں خدا کو یاد نہ کرے تب تک نفاق سے خالی نہ ہوگا اور یہ حالت تم کو بذریعہ دعا حاصل ہوگی"۔

یہ جو دعا پر تان توڑتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، اس سے تو اتنا دل راضی ہوتا ہے کہ بیان نہیں کیا جاسکتا۔ دعا پر اس زمانے میں جتنا زور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیا ہے دنیا میں کسی نے کبھی نہیں دیا سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے۔ اس دور میں آپ کی مکمل نمائندگی دعا کے معاملے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے۔

"جو انسان داخلِ سلسلہ ہو کر پھر بھی دو رنگی اختیار کرتا ہے تو وہ اس سلسلے سے دور رہتا ہے اس کے لئے خدا تعالیٰ نے منافقوں کی جگہ اسفل السافلین لکھی ہے کیونکہ ان میں دو رنگی ہوتی ہے اور کافروں میں یک رنگی ہوتی ہے"۔

کافر منافق سے برتر کیوں ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ جو کچھ ہے وہ سامنے کھول کے بیان کر دیتے ہیں اور مغربی سوسائٹی میں یہ خوبی پائی جاتی ہے۔ برائی ہو، بھلائی، ہو جو کچھ ہو سوائے اس کے کہ چند لوگ چھپاتے ہونگے مگر اکثر اپنے حال کو ظاہر کرتے ہیں۔

فرمایا "میں منافقوں کو پسند نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ منافقوں کی نسبت فرماتا ہے کہ اِنَّ

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔ یقیناً یاد رکھو منافق کافر سے بھی بدتر ہے۔ اس لئے کافر میں شجاعت اور قوت فیصلہ تو ہوتی ہے وہ دلیری کے ساتھ اپنی مخالفت کا اظہار کر دیتا ہے مگر منافق میں شجاعت اور قوت فیصلہ نہیں ہوتی وہ چھپاتا ہے۔ اگر مومن کو خاص امتیاز نہ بخشا جائے تو مومنوں کے واسطے جو وعدے ہیں وہ کیونکر پورے ہوں گے۔ لیکن جب تک دورنگی اور منافقت ہو تب تک انسان کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔ اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ"۔

یہ باتیں جماعت کو خاص طور پر پیش نظر رکھنی چاہئیں۔ ہر قسم کی دورنگی، ہر قسم کی منافقت سے باز آجائیں اور پھر دنیا میں ایک عظیم انقلاب پیدا کرنے کے اہل ہوں گے۔

"نفاق اور ریاکاری کی زندگی لعنتی زندگی ہے۔ یہ چھپ نہیں سکتی آخر ظاہر ہو کر رہتی ہے پھر سخت ذلیل کرتی ہے۔ خدا تعالیٰ کسی چیز کو چھپاتا نہیں، نہ نیکی کو نہ بدی کو"۔

اب نیکوں اور بدوں کا یہ کتنا نمایاں فرق ہے۔ نیک اپنی نیکی کو چھپا رہے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کو ظاہر کر دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :

میں تھا غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر☆ کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

اتنی نیکی چھپاتے تھے اپنی کہ مسجد میں بعض دفعہ ساری رات گزارتے اور وہیں نیند آتی تو مسجد کا خادم آپ کو صف میں بھی لپیٹ دیا کرتا اندھیرے میں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے دیکھو کتنا شہرۂ عالم بنا دیا ہے۔ زمین کے کناروں تک آپ کی آواز پہنچی ہے۔ ایک آواز کو کروڑ آواز میں بدلا ہے اور **اگلے سال آپ دیکھیں گے انشاء اللہ وہ ایک کروڑ آواز دو کروڑ آوازوں میں تبدیل ہو جائے گی۔** تو یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے وہ چھپی ہوئی نیکی کو ایسا ظاہر کرتا ہے کہ زمین کے کناروں تک وہ شہرت پا جاتی ہے اور اگر بد اپنی بدی کو اس سے چھپائے تو اس کو بھی وہ ننگا کر دیتا ہے، کر سکتا ہے اگر چاہے۔

"حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب حکم ہوا تو پیغمبر ہو کر فرعون کے پاس جا تو انہوں نے عذر ہی کیا۔ اس میں سر یہ تھا کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کے لئے پورا اخلاص رکھتے ہیں وہ نمود اور ریاء سے بالکل پاک ہوتے ہیں۔ سچے اخلاص کی یہی نشانی ہے کہ کبھی خیال نہ آوے کہ دنیا ہمیں کیا کہتی ہے۔ جو شخص اپنے دل میں اس امر کا ذرا بھی شائبہ رکھتا ہے وہ بھی شرک کرتا ہے۔ سچا مخلص اس امر کی پرواہ ہی نہیں کرتا کہ دنیا اسے نیک کہتی ہے یا بد۔ جب کوئی ابتلاء اور آزمائش آتی ہے تو وہ انسان کو ننگا کر کے دکھا دیتی ہے اس وقت وہ مرض جو دل میں ہوتی ہے اپنا پورا اثر کر کے انسان کو ہلاک کر دیتی ہے"۔

"فِي قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا۔ یہ مرض ابتلا ہی کے وقت بڑھتی ہے اور اپنا زور دکھاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی یہ بھی عادت ہے کہ وہ دلوں کی مخفی قوتوں کو ظاہر کر دیتا ہے۔ جو شخص اپنے دل میں ایک نور رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا صدق اور اخلاص ظاہر کر دیتا ہے اور جو دل میں خبث اور شرارت رکھتا ہے اس کو بھی کھول کر دکھا دیتا ہے اور کوئی بات چھپی ہوئی نہیں رہ سکتی"۔

پھر فرماتے ہیں "ہم ان مخالفوں کے وجود کو بھی بے مطلب نہیں سمجھتے۔ ان کی چھیڑ چھاڑ اللہ تعالیٰ کو غیرت دلاتی ہے اور اس کی نصرت اور تائیدات کے نشانات ظاہر ہوتے ہیں"۔ یہ لمبی کہانی ہے جو جماعت احمدیہ کے اوپر گزر رہی ہے اور اس کی تفصیلات بیان کریں تو کئی خطبات کی ضرورت پڑے گی۔ "ان کی چھیڑ چھاڑ اللہ تعالیٰ کو غیرت دلاتی ہے"۔ خدا تعالیٰ کی غیرت کے اتنے واقعات ہیں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے اور ان ظالموں کو سمجھ نہیں آتی کہ اللہ تعالیٰ کی غیرت جوش مار رہی ہے۔ اندھے اپنے اندھیاروں میں بھٹکتے پھرتے ہیں اور ان سے خدا تعالیٰ انتقام بھی لیتا چلا جاتا ہے مومنوں کی خاطر۔ لیکن ان کو سمجھ نہیں آتی کہ کیوں ہو رہا ہے۔

"ان کی چھیڑ چھاڑ اللہ تعالیٰ کو غیرت دلاتی ہے اور اس کی نصرت اور تائیدات کے نشانات ظاہر ہوتے ہیں غرض خدا تعالیٰ کے ماموروں کا یہ خاص نشان ہوتا ہے۔ وہ اپنی پرستش کرانا نہیں چاہتے جس طرح پر وہ لوگ جو پیر بننے کے خواہشمند ہیں چاہتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اپنی پوجا کرائے تو کیا وجہ ہے کہ دوسرے ان انسان کے بجائے اس پوجا کے مستحق نہ ہوں"۔ ظاہر ہے اگر انسان پوجا کا مستحق ہے تو ہر انسان پھر پوجا کا مستحق ہے۔ انسانیت تو برابر ہے سب میں۔

"میں سچ کہتا ہوں کہ ایک مرید اس مرشد سے ہزار درجہ اچھا ہے جو مکر کی گدی پر بیٹھا ہوا ہو کیونکہ مرید کے اپنے دل میں کھوٹ اور دغا نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ اخلاص کو چاہتا ہے اور ریاکاری کو پسند نہیں کرتا"۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "اللہ تعالیٰ اس امت کو منافق نہیں بنانا چاہتا بلکہ اللہ تعالیٰ تو نفاق سے ڈراتا ہے اور اس طریق زندگی کو بدترین حالت بیان فرماتا ہے اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔ کسی پکے مسلمان کی غیرت اور حمیت یہ کب گوارا کر سکتی ہے کہ اپنے معتقدات اور مذہبی مسلمہ پیارے عقائد کے خلاف سن سکے یا اُن کی توہین ہوتی دیکھ سکے یا ایسے لوگوں سے جو اس کے بزرگوں کو جن کو وہ دین کا پیشوا یقین کرتا ہے برا کہنے والے یا گالیاں دینے والوں سے سچی محبت اور اتفاق رکھ سکے۔ ہمارے نزدیک تو ایسا انسان جو باایں ہمہ کسی سے محبت و مودّت رکھتا ہے دنیا کا کتا اور منافق ہے کیونکہ سچے مسلمان کی غیرت یہ چاہ سکتی ہی نہیں کہ وہ نفاق کرتا ہے"۔

رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء میں یہ بیان ہے کہ "نابینائی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک آنکھوں کی نابینائی ہے اور دوسری دل کی۔ آنکھوں کی نابینائی کا اثر ایمان پر کچھ نہیں ہوتا"۔ کتنے ہی اندھے ہیں کہ خدا کے فضل سے ایمان کے لحاظ سے سوجاکھوں سے بہت بہتر ہیں۔ "مگر دل کی نابینائی کا اثر ایمان پر پڑتا ہے۔ اس لیے یہ ضروری اور بہت ضروری ہے کہ ہر ایک شخص اللہ تعالیٰ سے پورے تذلل اور انکسار کے ساتھ ہر وقت دعا مانگتا رہے کہ وہ اُسے سچی معرفت اور حقیقی بصیرت اور بینائی عطا کرے اور شیطان کے وساوس سے محفوظ رکھے۔

(دوران خطبہ گرم پانی پیتے وقت حضور انور نے فرمایا مجھے ویسے تو اتنی کوئی ضرورت نہیں لگتی لیکن لوگ بہت خوش ہوتے ہیں جب میں گرم پانی پیتا ہوں۔ حضور نے فرمایا 'یہ صرف پانی ہے اور شہد ملا ہوا ہے۔ ایک دفعہ ایک عرب نے جا کر مضمون لکھا تھا کہ وہ خلیفہ ایسا ہے جو ہر منٹ کے بعد کافی کا گھونٹ پیتا ہے۔ بالکل جھوٹ ہے۔ صرف پانی اور شہد ہے اور کچھ بھی نہیں ہے اس میں)۔

"محبوب الٰہی بننے کے لئے ضروری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اتباع کی جاوے۔ سچی اتباع آپ کے اخلاق فاضلہ کا رنگ اپنے اندر پیدا کرنا ہوتا ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ آج کل لوگوں نے اتباع سے مراد رفع یدین، آمین بالجہر اور رفع سبابہ ہی لے لیا ہے"۔ یعنی انگلی اٹھانا، اس کے اوپر قتل ہو جایا کرتے تھے۔ بعض مسجدوں میں ایسے لوگ تھے جن کا یہ عقیدہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یہ شہادت کی انگلی اٹھایا کرتے تھے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتے ہوئے۔ کوئی بے چارہ غلطی سے اس مسجد میں چلا جائے جس کا یہ عقیدہ ہو کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یہ انگلی نہیں اٹھایا کرتے تھے تو مسجد سے نکلنے سے پہلے اس انگلی سے محروم ہو جایا کرتا تھا۔ انگلی کاٹ کر پھینک دیتے تھے اور یہی حال ان لوگوں کا تھا جو برعکس کرتے تھے بے چارے۔ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اتباع اپنی جگہ ضروری ہے مگر یہ اتباع نہیں، یہ جہالت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم انگلی اٹھاتے تھے یا نہیں اٹھاتے تھے مگر دونوں طرح اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تو پھر بھی کہتے تھے تو وہی بنیاد ہے اصل حقیقت کی۔

تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "اسی طرح رفع یدین کا حال ہے"۔ تکبیر کہہ کر ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھا دینا اس کو رفع یدین کہتے ہیں۔ آمین بالجہر بھی اسی کا حصہ ہے۔ بعض مساجد میں آمین بالجہر کی عادت ہوتی ہے۔ بعض قوموں میں آمین بالجہر کی عادت ہوتی ہے۔ انڈونیشیا کے لوگوں کو آپ دیکھیں جب آتے ہیں جلسے پر تو پوری گا کے آمین کہہ کے وہ ساتھ دیتے ہیں۔ اور شروع شروع میں تو میرے لئے مشکل ہوتا تھا برداشت کرنا لیکن اب عادت پڑ گئی ہے۔ بہت گا کے ترنم سے آمین۔ یہ ملکی اور قومی ایک روایت ہے جس پہ چل رہے ہیں، کوئی حرج نہیں۔ بے شک آمین کہیں۔ جو نہیں کہنے والے ان کا کوئی حق نہیں کہ ان پہ اعتراض کریں اور ان کا کوئی حق نہیں کہ نہ کہنے والوں پر اعتراض کریں۔

"سچے مومن اور مخلص مسلمان کی ترقیوں اور ایمانی درجوں کا آخری نقطہ تو یہی ہے کہ وہ سچا متبع ہو اور آپ کے تمام اخلاق کو حاصل کرے۔ جو سچائی کو قبول نہیں کرتا وہ اپنے آپ کو

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

دھوکہ دیتا ہے کروڑوں مسلمان دنیا میں موجود ہیں اور مسجدیں بھی بھری ہوئی نظر آتی ہیں مگر کوئی برکت اور نور ان مسجدوں کے بھرے ہونے سے نظر نہیں آتا۔ اس لئے کہ وہ سب کچھ جو کیا جاتا ہے محض رسوم اور عادات کے طور پر کیا جاتا ہے۔ وہ سچا اخلاص اور وفا جو ایمان کے حقیقی لوازم ہیں ان کے ساتھ پائے نہیں جاتے۔ سب عمل ریاکاری اور نفاق کے پردوں کے اندر مخفی ہو گئے ہیں۔ جونہی انسان ان کے حالات سے واقف ہوتا جاتا ہے اندر سے گند اور خس نکلتا آتا ہے۔ مسجد سے نکل کر گھر کی تفتیش کرو تو ننگ اسلام نظر آئیں گے۔ مثنوی نے ایک حکایت لکھی ہے"۔ یہ بہت غور سے سننے والی ہے۔ "کہ ایک کوٹھا ہزار من گندم سے بھرا ہوا خالی ہو گیا۔ اگر چوہے اس کو نہیں کھا گئے تو کہاں گیا۔ پس اسی طرح یہ پچاس برس کی نمازوں کی جب برکات نہیں ہوتیں اگر ریاء اور نفاق اور باطل نے ان کو حبط نہیں کیا تو وہ کہاں گئیں"۔ پچاس برس کی نمازیں بھی اگر برکت نہیں پیدا کرتیں، دل کی سچائی نہیں پیدا کرتیں، ایمان کی خصلتیں پیدا نہیں کرتیں تو وہ ایک کوٹھے کی طرح جس میں ہزار من گندم بھری ہوئی ہو اس کی طرح چوہا چپ کر کے کھاتا جاتا ہے اور اس کی یہ منافقت اس کے تمام اعمال کو کھا کر رڈی کر دیتی ہے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران تشہد کے بعد حضور انور نے ایک وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

"میں نے جان کے دونوں طرح سے اس روایت کو پڑھا ہے کیونکہ ہش صاحب جو جرمنی کے ہیں وہ بہت باریک باتیں نوٹ کرتے ہیں کسی ایک روایت میں انہوں نے پڑھ لیا کہ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ بھی آتا ہے تو مجھے لکھا کہ آپ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُه نہیں پڑھتے۔ میں نے پڑھ کے دکھایا ہے کہ ایک روایت میں بھی آئے تو تشہد ہی ہے۔ یہ کہنے میں حرج کیا ہے عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُه مگر جو ہم نے تحقیق کی ہے اکثر حدیثوں میں اس کا ذکر نہیں۔ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ اتنا ہی کافی ہے۔ میں پھر آپ کو سمجھا رہا ہوں۔ فراخدلی پیدا کیا کریں حدیث خواہ ایک بھی ہو اس کی متابعت کرنے میں جو سچی حدیث ہوتی ہے کوئی بھی نقصان نہیں۔ اس لئے آپ کریں یا نہ کریں آپ دونوں طرح برابر ہیں۔ خدا کے حضور بالکل بری الذمہ ہیں۔

❁❁❁❁❁❁❁❁

خونِ دل نذر کیا ہے تو بہار آئی ہے

ربوہ کا لالہ زار

(سید محمود احمد شاہ۔ انچارج گلشنِ احمد نرسری)

قوموں کی تاریخ میں ہجرت نہایت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ قیام پاکستان کے بعد قادیان سے ہجرت کر کے اللہ کے پیاروں کا ایک قافلہ اپنے نئے مرکز کی تلاش میں رواں دواں تھا۔

خدا کی تقدیر نے ان قدموں کو دریائے چناب کے کنارے پہاڑی کے دامن میں چٹیل میدانوں میں پناہ دی جہاں پانی کا نام و نشان نہ تھا لیکن الٰہی مشیت تھی کہ یہی جگہ قادیان کی ظل بنے۔ اس جگہ سایہ کی تلاش میں کئی فرلانگ طے کرنے پڑتے تھے اور وہاں فقط ایک کیکر کا سایہ ہی ملتا تھا۔ آج وہی کیکر ترقی کی بے شمار منزلیں طے کرتا ہوا ربوہ کی سرزمین کو سبز انقلاب کے قریب لے آیا ہے۔

وہ بنجر ریتلی زمین اب گل و گلزار ہو چکی ہے اور اس خطہ زمین پر صدہا قسم کے پودے نہایت کامیابی سے لگ رہے ہیں۔ یورپ میں اگنے والے پھول اس سرزمین کی شادابی میں اضافہ کر رہے ہیں۔ وہ بستی جہاں بہت مشکل سے چند کیکر لگائے گئے تھے چلچلاتی دھوپ میں پانی کی کمی اور ریتلی زمین میں اسی ایک پودے کو غنیمت جانا گیا اور خدائے ربّ الوریٰ کا شکر ادا کیا گیا کہ کم از کم کیکر تو یہاں ہو گیا ہے۔ اس وقت تو یہ خواب تھا کہ یہاں سوات اور کشمیر کے پھل دار پودے لگائے جائیں گے اور ان کے پھلوں سے ربوہ کے لوگ لطف اندوز ہوں گے۔

آج یہ خواب تعبیر بن کے ربوہ کی گلی گلی میں اور ہر محلّہ میں چمک رہا ہے۔ وہ لوگ جو اپنے خوابوں کو چنتے تھے ان کی اولادیں بیسیوں اقسام کے پھل چن رہی ہیں اور بزبانِ حال یہ دعا دے رہی ہیں کہ ؎

ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

بازاروں سے چند کلو بادام خرید کے لانے والے یہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ ربوہ میں رہنے والے اپنے ہی گھروں سے کئی من بادام حاصل کر سکیں گے۔ ربوہ میں بادام نہایت کامیابی سے پھل دے رہا ہے۔

وہ دن بھی تھے جب صرف کیکر کی مسواکیں ہی منہ میٹھا کرتی تھیں اور آج سیب کے خوبصورت پودے اپنے خوبصورت پھولوں کے بعد اپنے لذیذ پھلوں سے ہمارا منہ میٹھا کر رہے ہیں۔

خوبانی، آلو بخارا اور آلوچہ کے پھول ربوہ میں رہنے والوں کو تازگی عطا کرتے ہیں اور ان کا پھل خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا پر مجبور کر دیتا ہے۔ انار کے خوبصورت پھول انسانی آنکھوں کو طراوت عطا کرتے ہیں اور انار کے خوبصورت پھولوں نے گھروں کو گلنار کیا ہے تو اس کی فضا کو موتیا، گلاب، گلچیں، بڑلیا، رات کی رانی، دن کا راجہ، گارڈینیا، پٹرس فورما، چنبیلی اور مروہ نے عطر بار کیا ہے۔ اسی طرح گولڈ مور جیکرنڈا، کنیر، گلڑ، پارکنسونیا، چاندنی، چاننا، موگرا موتیا، گل نستر اور ڈھاک نے اس سرزمین کو گل بار کیا ہے اور مولسری، ایلسٹونیا، بیڑی پتہ، کری پتہ، پٹاجن، گاب، توت، ارجن، نیم، بکائن، دھریک، اپیل اپیل، سفیدہ، سٹی ڈورا، ربر پلانٹ، پیپل، بوڑھ، انگلش ولو، ٹاہلی اور ٹرمانیلیا۔ الغرض کس کس پودے کا نام لکھوں جس نے اس شہر کی سڑکوں کو سایہ دار کیا ہے۔

کہیں آم اور جامن کے درخت اپنا چھتر پھیلائے کھڑے نظر آتے ہیں اور اس بستی کے باشندوں کو میٹھے آم اور نہایت لذیذ جامن پیش کرتے ہیں۔ نیز اب شہتوت، کھرنی، پپیتا، فالسہ، لہسوڑہ، پرسیمن (جاپانی پھل)، امرود، لیموں، کنو، میٹھا، ریڈ بلڈ، مالٹا، شکری مالٹا، کالا مالٹا، ویلنسیا لیٹ نے اس شہر کے باسیوں کو ثمر بار کیا ہے۔ اور قرآن مجید میں بیان ہونے والے پھل انجیر، انگور، کیلا، کھجور، انار، زیتون اور بیری جیسے مزیدار پھلوں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں اور زیتون کے پودے اللہ کے فضل سے پھل لانے کے لئے تیار ہیں۔ انشاء اللہ یہ پھل دار پودہ بھی ربوہ میں پھل لائے گا تاکہ قرآن مجید میں بیان ہونے والے تمام پھل دار پودوں سے اس کتاب کا روحانی پھل کھانے والے مادی پھل بھی کھانے لگیں۔

کالی مرچ، سبز الائچی کے پودے اپنے جوبن پہ خدا کے اذن کا انتظار کر رہے ہیں کہ کب اجازت ملے اور یہ پودے اللہ کی بستی میں کالی مرچ اور سبز الائچی کے تحفے پیش کریں۔ سٹرابیری کا نام سنتے ہی منہ میں پانی آتا تھا کہ اتنا نازک اور خوبصورت پھل ہم اپنے شہر میں بیٹھ کے کس طرح کھا سکتے ہیں۔ اتنا سفر کر کے یہاں پھل لا کے کھانا محال نظر آتا تھا۔ آج ان دعاؤں کے پھل کے طور پر ربوہ میں سٹرابیری لگائی گئی اور اس کا مزیدار پھل بھی خوبصورت طشت میں سجا کر پیش کیا جاتا ہے۔ جب ربوہ میں پختہ گھر بنائے گئے تو چھتوں پر چیڑھ کے شہتیر ڈالے گئے۔ جب بھی نگاہیں شہتیر پر پڑتی تھیں تو خیال آتا تھا کہ یہ پودا نہ جانے کیسا ہو گا۔ آج ربوہ میں بیسیوں چیڑھ اس ارمان کو پورا کرتے نظر آتے ہیں۔

ربوہ میں بوتل پام، ٹیبل پام، ساگو پام، کین پام، شیمی ڈورا (امریکن پام)، اریکا پام، لیڈی فنگر پام، بید پام اور پام کی دیگر اقسام راہداریوں اور خوبصورت گملوں کی رونق بنی ہیں۔ آج الٹا اشوک عمارتوں کے دامن میں فرحت انگیز سماں پیدا کرتا ہے اسی طرح شمشاد قدوں سے تشبیہ دینے والا پودا سرو مختلف گھروں اور دفاتر کی رونق بڑھا رہا ہے اور مور پنکھ اپنے چھوٹے قد اور خوبصورت پھیلاؤ اور سرسبزی سے دیکھنے والوں کو محظوظ کر رہا ہے۔

ربوہ میں نرگس اپنی کھلی آنکھوں کے ساتھ خوش آمدید کہہ رہی ہے تو گلیڈیولس کے لمبے پھول گلدستوں کی زینت بنے ہیں۔ ٹیوب روز کی خوشبو نے گھروں کو مہکایا تو امریلاس، للّی، آئرس، اینی مون، رینکولس، بابا ستھ کے خوبصورت پھولوں نے سب کے دل موہ لئے ہیں۔ گل داؤدی کے خوشنما اور خوش رنگ پھول اس کثرت سے اس خطۂ زمین میں رنگ بھر رہے ہیں کہ ہزاروں پودوں کے ساتھ گل داؤدی کی نمائشیں لگ رہی ہیں۔

اسی طرح موسمی پھولوں کی بے شمار اقسام جن کا نام لکھنے لگوں تو کئی صفحات درکار ہیں آج کل ربوہ کو لالہ زار کئے ہوئے ہیں۔ وہ زمانہ جب ایک دو کیکر اور کنیر لگنے والے سینکڑوں پھولوں کو دیکھ کر لوگ خوش ہوتے تھے آج صرف موسمی پھولوں کی نمائش کے موقع پر ساٹھ ہزار سے زائد پھولوں کے گملے نظر آ رہے تھے۔ اب اس بے آب ریتلی جگہ کی باغبانی کا آغاز صرف ایک کیکر سے ہوا تھا آج صرف گلشن احمد نرسری کی حدود میں سینکڑوں اقسام کے پانچ لاکھ پودے موجود ہیں۔ جس تیزی کے ساتھ اس زمین کے خدوخال سنوارے جا رہے ہیں ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ ربوہ جو "گلشنِ احمد" ہے حقیقتاً اس مصرعہ کا مصداق بن جائے گا۔

گلشنِ احمد بنا ہے مسکنِ بادِ صبا

اور اس ہونے والے سرسبز و شاداب خطے میں برسات کی رت میں اس بستی والے جشن منایا کریں گے اور اپنے آنے والے مہمانوں کو اس شعر میں خوش آمدید کہیں گے ؎

ہم نے خیرات میں یہ پھول نہیں پائے ہیں
خون دل نذر کیا ہے تو بہار آئی ہے

MF Gastro
Inhaber: Mazhar Farooq
Gastronomie-Einrichtungen
Mainzer Straße 13
64521 Groß-Gerau
Telefon (0 61 52) 92 68 86
Telefax (0 61 52) 92 68 86
Mobil (01 77) 2 15 43 16

Kaffeemaschinen
Aufschnittmaschinen
Hähnchengrills
Wandhauben
Pizzaöfen
Umluftkühlschränke
Spülmaschinen
Kühltheken
Kühlzellen
Teigknetmaschinen
Teigausrollmaschinen
Gyrosgrills usw.

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جرمنی میں
احمدی بھائیوں کی اپنی دوکان
کم قیمت میں معیاری سامان
نیز سروس اور ٹرانسپورٹ کا انتظام

بقیہ:خطاب جلسہ سالانہ جرمنی
از صفحہ نمبر ۴

کو فکر یہ لاحق ہے کہ آ تو گئے ہیں ان کو نکالنا بھی مناسب نہیں۔ نہ صرف یہ کہ نامناسب ہے بلکہ وہ جانتے ہیں کہ ان کی اقتصادیات کے لئے یہ غیر ملکی لازمی ہیں، ضروری ہیں کیونکہ جتنے کم wages پر یہ جرمن قوم کی خدمت کر رہے ہیں ویسا جرمن نہیں کر سکتے۔ اور ایسے لوگوں کی تعداد یہاں کروڑ سے کم نہیں ہوگی جو مختلف قومیتوں سے تعلق رکھنے والے یہاں حال ہی میں آباد ہوئے یا پہلے سے آ کر آباد ہو گئے اور وہ اس جرمن قوم کی اقتصادیات کے لئے ایک لازمی جزو ہیں۔ ان کو نکالنے کا کوئی عقل والا سوچ بھی نہیں سکتا۔ بعض Racist قسم کی باتیں بے شک کریں مگر وہ بے عقل لوگ ہیں۔ جو جرمن دانشور ہیں میں ان کی بات کر رہا ہوں۔ وہ جانتے ہیں کہ ان کو نکالنا ہمارے مفاد ہی میں نہیں ہے۔ Integration کی فکر کرو۔ Integration کی دو طرح سے تجاویز پیش کی جاتی ہیں۔ ایک وہ جو نسبتاً کم عقل رکھنے والے پیش کرتے ہیں کہ ان کے معاشرے کا پس منظر مٹا ڈالو، ان کے پرانے اخلاق کو تباہ و برباد کر دو۔ اور ہماری قوم میں جو رسم و رواج رائج ہیں جن میں سے بہت سے ایسے ہیں جو خود اس قوم کے لئے مہلک ہیں۔ کیونکہ وہ اس اخلاقیات پر مبنی نہیں جو انسان کی زندگی کی ضامن ہیں۔ پس وہ یہ سوچتے ہیں کہ ان کی اعلیٰ رسموں کو مٹا ڈالو تو اس طرح ان کی Integration ہو جائے گی۔ مگر صاحب عقل و فہم جانتے ہیں کہ اس Integration کے اور ذریعے ہونے چاہئیں۔ کوئی ایسا طریق ہونا چاہئے کہ جرمن قوم ان کو قبول کر لے۔ اور اس قبول کرنے میں سب سے بہتر تجویز وہ ہے جو اسلام پیش کرتا ہے اور وہ فرقان کی تجویز ہے۔

فرقان سے مراد یہ ہے کہ وہ تمام لوگ جو یہاں بستے ہیں جن کو فرقان عطا ہوا ہے وہ اپنے اندر وہ صفات پیدا کریں جن کا ذکر تفصیل سے گزر چکا ہے۔ وہ الٰہی لوگ ہو جائیں اور جو لوگ الٰہی بن جائیں ان کی طرف لوگ جوق در جوق چلے آتے ہیں۔ ان کو اپنا اشتہار دینے کی ضرورت نہیں پڑا کرتی۔ بے اختیار لوگ ان کی طرف مائل ہوتے ہیں اور یہ Integration ایک دائمی Integration ہے۔ اس کے نتیجہ میں اعلیٰ اخلاق پھیلتے ہیں اور وہ قوم جو اعلیٰ اخلاق کے بعض پہلوؤں کی محتاج ہے اس قوم کو یہ اخلاق ملیں گے جو الٰہی اخلاق ہیں۔ اور یہ وہ اخلاق ہیں جو خدا کے بعض بندوں اور دوسرے بندوں میں تفریق نہیں کرتے بلکہ ان کو اکٹھا کر دیتے ہیں۔

چنانچہ اس پہلو سے آج کی جرمن میٹنگ میں بھی میں نے ملاحظہ کیا اور ویسے بھی **میں ہمیشہ غور سے دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمن قوم میں ایک گہری سچائی پائی جاتی ہے۔ اور اس سچائی کو روحانی سچائی سے ایک رابطہ ہے، ایک مناسبت ہے۔ پس جن لوگوں میں وہ سچائی دیکھتے ہیں ان پر فریفتہ ہو جاتے ہیں** اور از خود جس طرح مقناطیس کسی لوہے کو کھینچتا ہے اس طرح اس کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ اور ان کے دل کی گہرائیوں میں اسلام کی سچائی داخل ہو چکی ہوتی ہے، راسخ پہاڑوں کی طرح گڑ چکی ہوتی ہے۔

پس یہ ایک عجیب قوم ہے جس کی اعلیٰ صفات پر آپ کے لئے غور کرنا ضروری ہے۔ اگر آپ ان کی اعلیٰ صفات پر غور نہیں کریں گے تو ان کی خوبیوں سے استفادہ نہیں کر سکیں گے۔ ان کی بدیوں سے بچ نہیں سکیں گے۔ اور ان کو جس الٰہی خلق کی ضرورت ہے وہ خلق عطا نہیں کر سکیں گے۔ اور میں پھر اس یقین کا اعادہ کرتا ہوں کہ سارے یورپ، سارے مغرب میں میرے نزدیک اگر کوئی قوم ہے کہ جو اسلام سے وابستہ ہو جائے تو تمام دنیا پر اسلام غالب آ جائے، وہ جرمن قوم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ آپ کو دور دور سے اس ملک میں کھینچ لایا ہے اور ہر طرف سے احمدیوں کو میں نے دیکھا ہے کہ وہ یہاں کھنچے چلے آ رہے ہیں۔ اتنی دوسری قومیں یہاں آباد ہو گئی ہیں۔ صرف پاکستان کا تعلق نہیں بلکہ البانین، بوزنین کتنی ہی قومیں ہیں، ان کے نام لے کر دیکھیں ٹرکش (Turkish) وغیرہ، ان سب کو خدا نے یہاں اکٹھا کر دیا ہے۔ اس غرض سے کہ احمدیت کی برکت سے ان کو فرقان نصیب ہو۔ جس کے نتیجے میں جرمن قوم کشاں کشاں بے اختیار حق کی طرف کھنچی چلی آئے۔ اور خدا نے واحد کے ہاتھ پر اکٹھی ہو جائے۔ پس یہ وہ فرقان ہے جو میں آپ میں دیکھنا چاہتا ہوں۔

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح خدا والا انسان اپنے گوشے بنی نوع انسان کے لئے نرم کر دیا کرتا ہے۔ اس میں کوئی سختی نہیں رہتی وہ ہر ایک پر پیار کی نظر ڈالتا ہے۔ وہ اس سے بھی زیادہ نرم گوشے رکھتا ہے جیسے ماں اپنے بچے کے لئے رکھتی ہے، اس طرح اس قوم سے سلوک کریں۔ جن کا آپ پر احسان ہے ان کے احسان کا اس سے بہتر بدلہ نہیں اتارا جا سکتا۔ **آپ ان کے لئے اپنے دل، اپنے بازوؤں کے گوشے نرم کر دیں اور ان سے محبت کریں۔ اس قوم کو اگر کوئی چیز فتح کر سکتی ہے تو وہ الٰہی محبت ہے جو خدا کی طرف سے عطا ہوا کرتی ہے۔ اس محبت کا کوئی توڑ ان کے پاس نہیں۔** کوئی روک ان کے پاس نہیں جو اس محبت کی راہ میں حائل ہو سکے۔ پس مجھ سے کل ہی بلکہ شاید آج ہی صبح ملاقات میں یہاں کے ایک دانشور نے ذکر کیا تھا کچھ Integration کا بھی تو سوچیں۔ مجھے بہت لطف آیا کہ میں Integration کے متعلق ہی سوچ رہا تھا۔ اور فرقان کے مضمون کو Integration کی خاطر ہی بیان کرنا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ جب آپ Integration کے اوپر بات کرنا چاہیں تو مجھے ضرور بتا دینا۔ میں بڑے غور سے اس کو سننا چاہتا ہوں اور خوش قسمتی ہے کہ وہ پہلے سے ہی یہاں موجود ہیں۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ غور سے میری ان باتوں کو سن رہے ہونگے۔

پس آپ لوگ یہ فرقان یہاں دکھائیں۔ جس فرقان نے لازماً غالب آنا ہے اور وہ کھرے کھوٹے کی تمیز کرنے والی فرقان ہے جو سب سچوں کو آپ کے ساتھ ملا دے گی اور آپکو سب سچوں کے ساتھ ملا دے گی۔ اور اس طرح سچائی کا دائرہ پھیلتا چلا جائے گا اور خدا کرے کہ وہ دن ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ جب جرمن قوم کو خدا وہ فرقان عطا کرے کہ وہ تمام دنیا پر غالب آ جائے۔ جس طرح صنعت کاری غالب آئی، جس طرح سائنسوں پر غالب آئی، جس طرح ادنیٰ ادنیٰ ایجادات میں غالب آ گئی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے روحانی اور نورانی طور پر بھی دنیا پر غالب آ جائے۔

میں نے بہت غور سے جرمن قوم کی ایجادات کو دیکھا ہے اور میں حیران ہوتا ہوں کہ ان کی صناعی کا دنیا بھر میں کوئی مقابلہ نہیں۔ جس چیز پر ہاتھ ڈالتے ہیں ایسا کمال کر دکھاتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ جو جرابیں میں نے پہنی ہوئی ہیں یہ بھی جرمن جرابیں ہیں۔ اب بظاہر تو چھوٹی سی چیز ہے مگر دنیا بھر میں میں نے جرابیں دیکھی ہیں جرمن جیسا جراب کوئی نہیں بنانا جانتا۔ سوتی جراب بناتے ہیں تو نہایت اعلیٰ اور guff جو خراب بھی نہیں ہوتی جو پھٹنے کا نام بھی نہیں لیتی۔ اونی جراب بناتے ہیں تو وہ بھی اسی اعلیٰ پائے کی۔ یہ ذکر کرنے کے ساتھ ہی میں آپ سب سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے جرابوں کے تحفے نہ بھیجیں۔ کیونکہ میں بکثرت اپنے لئے جرابیں اکٹھی کر کے اپنے ساتھ لے جا رہا ہوں۔ اور جس طرح یہ مضبوط جرابیں ہیں بعید نہیں کہ زندگی بھر میرا ساتھ دیں۔ پس مہربانی فرمائیں اور مجھے جرابوں سے اس طرح بچائیں جس طرح میں دعا کرتا ہوں کہ مجھے اوکاڑہ کے نالے والوں سے اللہ بچائے۔ وہ ہر دفعہ آنے والوں کے ہاتھ نالوں کی بھرمار کر دیتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر مجھے غیر دنیا میں کوئی ضرورت ہے تو نالوں کی ضرورت ہے۔ تو عجیب دماغ ہیں، عجیب حالات ہیں۔ پس اس خیال سے میں نے سوچا کہ آپ یہ نہ سمجھ لیں کہ بس میں جرابوں کا ہی محتاج رہ گیا ہوں۔ اللہ میری ضرورتیں پوری کر رہا ہے اور پوری ہوتی رہیں گی۔ اس لئے مجھے اس نعمت سے کچھ دیر کے لئے بچا لیں۔ لیکن یہ تو میں نے ضمناً ذرا مضمون کو ہلکا کرنے کے لئے کہا تھا۔ اب میں حضرت مسیح موعودؑ کا وہ آخری اقتباس پڑھ کر آپ کو سناتا ہوں جو میں نے اس موقعہ کے لئے خوشخبری کے طور پر آپ کے لئے رکھا ہوا ہے۔

تجلیات الٰہیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا"۔ یہ محبت ہے جس کی میں باتیں کر رہا ہوں۔ ایسے بن جائیں کہ آپ کی محبت دلوں میں بٹھائی جائے۔ جب محبت بیٹھ جائے تو Integration کا مسئلہ باقی کیا رہا۔ محبت سے بڑھ کر کوئی چیز Integration نہیں کیا کرتی۔ خاندانی حالات کو دیکھ لیں، میاں بیوی کے حالات کو دیکھ لیں، اگر محبت ہے تو Integration ہے۔ اگر محبت

Unique Travel یونیک ٹریول
PIA، امارات ایئر، گلف ایئر اور دوسری تمام ایئرلائنز کے ذریعہ
دنیا بھر کیلئے سستی ٹکٹوں اور یقینی نشستوں کی فراہمی کا واحد مرکز
اکثر زبانوں میں ترجمہ کی سہولت نیز آپ کی خدمت کے لئے ہر قت موجود
لاہور-اسلام آباد-پشاور=900DM، فیملی فیئر لاہور-اسلام آباد-پشاور-ملتان-فیصل آباد=879DM،
کراچی=875DM، فیملی فیئر کراچی=672DM-----------------(Exclusive Tax)
حاضر خدمت: الطاف چودھری۔ فون: 069/24246741, 069/24246742
فیکس: 069/24246745 E-mail: Uniprise@t-online.de
Kaiserstrasse 64, Kaiserpassage 10, 60329 Frankfurt am Main - Germany

TOWNHEAD PHARMACY
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
FOR ALL YOUR PHARMAECUTICALS NEEDS
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

نہیں تو دنیا کے بندھن، قانون کے بندھن کچھ بھی فائدہ نہیں دیتے۔ سارا خاندان ہی بکھر جاتا ہے۔ پس محبت سے بہتر کوئی چیز باندھنے والی نہیں۔ **حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ "وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا"۔**

یاد رکھیں کہ آپ کو جو عظمت ملنی ہے وہ محبت کی عظمت ہے، وہ محبت کا پھل ہے۔ اگر آپ نے اس قوم سے محبت نہ کی تو نہ یہ آپ کے لئے محبت دل میں پیدا کریں گے اور نہ آپ کو وہ عظمت نصیب ہوگی جو محبت سے ملا کرتی ہے۔

چنانچہ پھر فرمایا: "اور میرے سلسلے کو تمام دنیا میں پھیلائے گا"۔ یہ محبت کے زور سے پھیلنا ہے۔ "اور سب فرقوں پر میرے فرقے کو غالب کرے گا"۔ یہ بھی محبت کا غلبہ ہے۔ "اور میرے فرقے کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی"۔ **آپ کے لئے تو اللہ تعالیٰ دنیا جہان سے قوموں کو گھیر لایا ہے۔ وہ اس چشمے کے قریب پہنچ چکے ہیں اب آپ کا کام ہے کہ ان کو سیراب کریں۔** "اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہونگی اور ابتلاء آئیں گے۔ مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو۔ ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا"۔ (تجلیات الٰہیہ، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۹)

اس "ایک دن پورا ہوگا" کے اظہار سے پتہ چلتا ہے کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا وہ وقت نہیں تھا جب کہ خدا کا یہ وعدہ دیا گیا تھا۔ وہ وقت بعد میں آنا تھا۔ اور میں دیکھ رہا ہوں کہ اس وقت کے آثار اب ظاہر ہو چکے ہیں۔ اس لئے میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہوئے، یا اس کے فضلوں کے سہارے آپ محبت الٰہی کے ساتھ آگے بڑھیں گے۔ **یہ محبت وہ ہتھیار ہے جس کا دنیا میں کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اسی محبت کے ذریعے آپ نے ان تمام قوموں کے دل جیتنے ہیں جن میں سب سے اول جرمن قوم ہے۔ اور اسی محبت کے ذریعے میں امید رکھتا ہوں کہ پھر سب دنیا پر اسلام کو فتح نصیب ہوگی۔ خدا وہ دن جلد ہمیں دکھائے۔**

اب پیشتر اس کے کہ دعا میں شامل ہوں میں آپ کے سامنے اس جلسے کے بعض کوائف رکھنا چاہتا ہوں۔ شروع میں تو حاضری دیکھ کر میں سمجھا کہ لندن کا جلسہ تعداد کے لحاظ سے آخر آپ کو شکست دے گیا مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے تیزی کے ساتھ یہ حاضری بڑھنی شروع ہوئی اور اس وقت جو حاضری کی رپورٹ ملی ہے امسال کل حاضری ۲۳۳۹۶ مرد و خواتین ہیں۔ جو چھ سال سے کم عمر کے بچے ہیں وہ ان میں شامل نہیں ہیں۔ اور اسی طرح کی گنتی سے جو کوائف انگلستان میں ہمارے سامنے آئے تھے وہ اٹھارہ انیس ہزار کے بنتے تھے۔ پس تعداد کے لحاظ سے آپ ایک دفعہ پھر انگلستان کے جلسے سے آگے بڑھ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو مبارک فرمائے اور اپنے گزشتہ سال کے مقابل پر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کا قدم نمایاں ترقی پر ہے۔ گزشتہ سال زیادہ سے زیادہ حاضری ۲۱۶۵۰ تھی جبکہ اب ۲۳۳۹۶ ہے۔ گزشتہ سال ۲۳ ممالک کی نمائندگی تھی امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۳۹ ممالک کی نمائندگی ہے۔ رہائش کے لئے گزشتہ سال ۱۱۶ پرائیویٹ خیمہ جات لگائے گئے تھے امسال یہ تعداد ۲۲۵ رہی۔ پس اللہ تعالیٰ نے بے انتہا فضل فرمائے ہیں اس جلسہ پر، جن کا آپ نے مشاہدہ کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے شکر گزار بندے بنائے۔ اور ان بے انتہا فضلوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق بخشے جو سارا سال جاری رہے اور اگلے سالوں میں بھی یہاں تک کہ اگلے سال اللہ تعالیٰ اس شکر کے نتیجے میں مزید جزا عطا فرمائے اور خدا کے بڑھتے ہوئے فضلوں کے نتیجے میں ہماری روحیں مزید اس کے حضور سجدہ ریز ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آیئے اب اس الوداعی اجتماعی دعا میں میرے ساتھ شریک ہو جائیں۔

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کر لیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ

Tree Frog

۱۹۷۳ء میں ایک سائنس دان نے آسٹریلیا کے ایک قصبہ Kimberley کے ایک سرکاری بیت الخلاء میں ایک سبز رنگ کا مینڈک (Tree Frog) پھدکتے دیکھا۔ وہ جراثیم سے پر ماحول میں صحت و تندرستی کی زندگی بسر کر رہا تھا۔ سائنسدان حیران ہوا کہ یہ جراثیم اس مینڈک پر اثر کیوں نہیں کرتے۔ اس نے مینڈک کو پکڑا اور لیبارٹری میں لے گیا اور اس پر تجربات شروع ہو گئے۔ پتہ لگا کہ اس قسم کے مینڈک کے سر کے پیچھے کچھ ایسی بڑی بڑی گلینڈز ہیں جو ایسی رطوبت (Secretion) خارج کرتی ہیں جو سخت جراثیم کش (Anti Biotic) ہے اور یہ ایسی مؤثر ہے کہ ایسی انفیکشن جس پر دوسری دوائیں اثر نہیں کرتیں اور وہ ہسپتالوں میں مریضوں کی موت کا باعث بن سکتی ہیں (مثلاً Golden Staphylococcus Aureus یا Staph) یہ اس کا بھی مقابلہ کر سکتی ہے۔ اس نے ٹیسٹ ٹیوب میں ٹھوس ٹیومر اور لیکیمیا (Leukaemia) کو ختم کر دیا ہے۔

مینڈک سے یہ رطوبت حاصل کرنے کے لئے ایڈیلیڈ یونیورسٹی کے پروفیسر Dr Mike Tyler نے آکوپنکچر کی طرز کی ایک خاص سوئی بنائی ہے جس کے ذریعہ اس مینڈک کو جب ہلکی وولٹ کا شاک دیا جاتا ہے تو وہ اپنے جسم سے ۱۵۰ ملی گرام رطوبت خارج کرتی ہے جو بڑے مؤثر کیمیکلز پر مشتمل ہوتی ہے۔ یہ رطوبت مقطر پانی سے مینڈک کی چمڑی کو دھو کر حاصل کر کے بعد میں علیحدہ کر لی جاتی ہے۔ اب یہ رطوبت پچاس قسم کے کینسروں پر لیبارٹری میں آزمائی جا رہی ہے۔

اللہ کے کام ہیں کہ جو مینڈک بیماریوں اور جراثیم سے بھرپور ماحول میں رہتے ہیں ان کے اندر علاج بھی اس نے مہیا کر رکھا ہے۔ ورنہ خود ان مینڈکوں کے بس میں کہاں تھا کہ محض اپنے آپ کو ماحول میں ڈھالنے کی کشمکش میں پہلے تو جراثیم کے مقابلہ کے لئے مناسب کیمیکل کا پتہ لگاتے اور پھر ان کے پیدا کرنے کے لئے اپنے جسم میں نہایت پیچیدہ نظام بھی نصب کر لیتے۔ اصل بات یہی ہے کہ یہ خدائے رحمان کا فیضان عام ہی ہے جس نے اپنی ہر جاندار مخلوق کا گھیرا کیا ہوا ہے اور یہ سب کچھ بے مقصد نہیں ہو سکتا۔ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

(مرسلہ: خالد سیف اللہ خان ۔ آسٹریلیا)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سوالات کے جوابات ارشاد فرما رہے ہیں۔ حضور انور کے دائیں طرف مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جرمنی اور بائیں طرف مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب ہیں جنہیں حضور ایدہ اللہ کے ارشادات کے جرمن ترجمہ کی سعادت حاصل ہوئی۔

۱۸ر مئی ۱۹۹۹ء کو Rudesheim (جرمنی) میں جرمن احباب و خواتین کے ساتھ منعقدہ ایک مجلس سوال و جواب کے شرکاء۔ (تصاویر: بشکریہ شاہد عباسی ۔ جرمنی)

زرعی اراضی برائے (فوری) فروخت

ربوہ سے نصف گھنٹے کی مسافت پر نہایت باموقعہ، برلب سڑک
۱۰۸ ایکڑ زرعی اراضی برائے فوری فروخت

انگلستان میں رابطہ کے لئے:
Tel: 0044 + (0181) 870 2942
(Mobile) 0044 + (07931) 865891

پاکستان میں رابطہ کے لئے:
عبدالمومن: Tel:(0092)+4524-211248
مظفر ڈوگر: Tel: (0092)+4524-212876

خلافت حقہ اسلامیہ کے ساتھ افراد جماعت کی وابستگی اور
بے مثال فدائیت اور اطاعت کے

روح پرور نظارے

(امین احمد تنویر۔ کراچی)

یہ ایک حقیقت ہے کہ دنیا کی کسی قوم کی فلاح اور کامیابی کی ضمانت صرف اور صرف اس کی اجتماعیت اور وحدت میں مضمر ہے۔ اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اجتماعیت اور وحدت کا تصور ایک واجب الاطاعت امام کے بغیر ناممکن ہے۔ کوئی قوم حقیقت میں قوم نہیں کہلا سکتی اور کوئی جماعت جماعت کہلانے کی حقدار نہیں جب تک کہ وہ سب ایک ہاتھ پر اکٹھے نہ ہو جائیں۔ جب تک کہ ان کا کوئی واجب الاطاعت امام نہ ہو جس کی آواز پر جماعت اپنا سب کچھ نچھاور کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ وہ امام جس کی اطاعت کو افراد جماعت اپنے لئے آب حیات سمجھیں جس کے ساتھ وابستگی کو وہ اپنے لئے پیام زندگی یقین کریں۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ایسے امام کا تصور اس وقت تک ناممکن ہے جب تک کہ خدا کا قوی ہاتھ خود آپ ایسے شخص کو قائم نہ فرمائے۔ پس آج دنیا کے پردے پر وہ خوش نصیب جماعت صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہے کہ جس جماعت میں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے خود اپنے ہاتھ سے نظامِ خلافت کو قائم فرمایا ہے اور یہ بھی خدا کا سراسر فضل اور احسان ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد کو وہ احساس اور شعور بھی عطا فرمایا ہے کہ وابستگی امام اور اطاعت خلافت کے بغیر وہ ایک لمحے کے لئے بھی جینے کا تصور نہیں کر سکتے۔ خلافت کے ساتھ یہی وابستگی اور محبت ہے جو جماعت کی کامیابی اور غلبہ کی ضمانت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:

"اگر تم میری بیعت ہی کرنا چاہتے ہو تو سن لو۔ بیعت بِک جانے کا نام ہے۔ ایک دفعہ حضرت نے (مراد: حضرت مسیح موعودؑ۔ ناقل) مجھے اشارۃً فرمایا کہ وطن کا خیال بھی نہ کرنا سو اس کے بعد میری ساری عزت اور سارا خیال انہی سے وابستہ ہو گیا اور میں نے کبھی وطن کا خیال تک نہیں کیا۔ پس بیعت کرنا ایک مشکل امر ہے۔ ایک شخص دوسرے کے لئے اپنی حریت اور بلند پروازیوں کو چھوڑ دیتا ہے"۔

(بدر ۲؍جون ۱۹۰۸ء)

☆......☆......☆

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خواہ تم کتنے ہی عقلمند اور مدبر ہو اپنی تدابیر اور عقلوں پر چل کر دین کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے جب تک تمہاری عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت نہ ہوں۔ اور تم امام کے پیچھے پیچھے نہ چلو ہرگز اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت تم حاصل نہیں کر سکتے۔ پس اگر تم خدا تعالیٰ کی نصرت چاہتے ہو تو یاد رکھو اس کا کوئی ذریعہ نہیں سوائے اس کے کہ تمہارا اٹھنا، بیٹھنا، کھڑا ہونا، چلنا اور تمہارا بولنا اور خاموش ہونا میرے ماتحت ہو"۔ (الفضل ۴؍ستمبر ۱۹۲۷ء)

☆......☆......☆

پھر آپ فرماتے ہیں:

"ایمان نام ہے اس بات کا کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ نمائندہ کی زبان سے جو بھی آواز بلند ہو اس کی اطاعت و فرمانبرداری کی جائے......... ہزار دفعہ کوئی شخص کہے کہ میں مسیح موعود پر ایمان لاتا ہوں، ہزار دفعہ کوئی کہے کہ میں احمدیت پر ایمان رکھتا ہوں خدا کے حضور اس کے دعووں کی کوئی قیمت نہ ہوگی جب تک وہ شخص اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دیتا جس کے ذریعہ خدا اس زمانے میں اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ جب تک جماعت کا ہر شخص......اس کی اطاعت میں اپنی زندگی کا ہر لمحہ بسر نہیں کرتا اس وقت تک وہ کسی قسم کی فضیلت اور بڑائی کا حقدار نہیں ہو سکتا"۔

(الفضل ۱۵؍نومبر ۱۹۴۶ء صفحہ ۴)

☆......☆......☆

جماعت احمدیہ نے اطاعت، فدائیت اور خلافت سے وابستگی میں دنیا کے سامنے ایک مثالی نمونہ پیش کیا ہے۔ کوئی بھی تو ایسی تحریک نہیں جس پر جماعت نے والہانہ لبیک نہ کہا ہو خواہ وہ وقت اور عزت کی قربانی کی تحریک ہو یا جان و مال کی قربانی کی تحریک۔ چند مثالیں اس مضمون میں آپ سامنے پیش کرتا ہوں:

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ بیان فرماتے ہیں:

"سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے عہد سعادت میں جب میں لاہور میں مقیم تھا تو حضور کی طرف سے مجھے ارشاد پہنچا کہ آپ فوراً زیرہ پہنچ جائیں، وہاں کے احمدیوں نے درخواست کی ہے اور آپ کو بلایا ہے۔ جب یہ حکم پہنچا تو میں اسہال کی وجہ سے سخت بیمار تھا اور بہت کمزور تھا۔ گھر والوں نے بھی کہا کہ آپ زیادہ بیمار ہیں اس حالت میں سفر خطرناک ہے لیکن میں نے تعمیل ارشاد میں توقف کرنا مناسب نہ سمجھا اور فوراً سفر پر روانہ ہو گیا"۔

(حیات قدسی جلد چہارم صفحہ ۵۹)

☆......☆......☆

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ اپنے بزرگ والد حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحبؓ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"خلافت ثانیہ کا عہد شروع ہونے کے کچھ عرصہ بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے والد صاحب سے فرمایا کہ آپ دین کی خدمت کے لئے کب وقف کریں گے؟ والد صاحب نے عرض کیا کہ میں تو حاضر ہوں جب حضور حکم دیں وکالت ترک کر کے حضور کی خدمت میں آ جاؤں گا۔ چنانچہ آپ نے اپریل ۱۹۱۷ء میں وکالت کی پریکٹس ختم کر دی اور چند ماہ بعد قادیان میں مستقل رہائش اختیار کر لی۔

(اصحاب احمد جلد ۱۱ صفحہ ۷۳)

☆......☆......☆

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ کو حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب کے ساتھ شدھی کے کارزار میں شرکت کا موقعہ ملا۔ حضرت شیخ صاحب ان کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"جب یوپی اور ریاست بھرتپور وغیرہ میں شدھی کی تحریک زوروں پر ہوئی اور اکرن کے متعلق حکام ریاست کی زبردستیوں کی شکایات پہنچیں تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خاکسار عرفانی کو اس میدان میں اترنے کا حکم دیا۔ حضرت چوہدری صاحب کو بھی اس معرکہ میں شریک ہونے کا حکم مل گیا۔ چوہدری صاحب باوجودیکہ نحیف الجثہ تھے اور ساری عمر کا آخری حصہ اور یوپی کی خوفناک گرمی کے ایام مگر وہ مجھ سے زیادہ ہمت اور حوصلہ کے ساتھ میرے شریک کار ہوئے۔ میں اس زمانہ کو کبھی نہیں بھول سکتا۔ چوہدری صاحب کی زندگی کا مطالعہ کرنے کا مجھے کافی موقعہ ملا۔ ہم کو بعض اوقات مشورہ دیا گیا کہ اکرن میں نہ ٹھہریں مگر ہم نے فیصلہ کر لیا کہ ہم اس کو نہیں چھوڑیں گے۔ چنانچہ ہمارا اڈیرہ اکرن میں تھا، پانی کی تکلیف اور گرمی کی شدت، رہنے کو جگہ نہیں، چاروں طرف دشمنوں کا حلقہ اور حکام ریاست ان کے مددگار۔ مگر خدا شاہد ہے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ ہم اکرن کے مقام پر اس طرح ڈٹے ہوئے تھے کہ حکام کو بھی حیرت ہوتی تھی۔

(اصحاب احمد جلد ۱۱ صفحہ ۱۶۰، ۱۶۱)

☆......☆......☆

حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب تحدیث نعمت میں ایک جگہ لکھتے ہیں:

"ہمارا کام امام کی اطاعت ہے اور غیر مشروط اور مکمل اطاعت"۔

اور یہی چیز جماعت کو دن دوگنی رات چوگنی ترقیات سے سرفراز کرتی چلی جا رہی ہے۔ چوہدری صاحب کا اپنا اسوہ بھی یہی تھا۔ ایک چھوٹا سا واقعہ پیش ہے کہ حضرت صاحب کی طرف سے امیر جماعت لاہور کو حکم ملا کہ احمدیہ ہوسٹل میں رہنے والے طلباء کے ساتھ فوراً قادیان پہنچیں کیونکہ وہاں نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ فوراً روانہ ہو گئے۔ بٹالہ پہنچ کر دوستوں نے کہا رات کا وقت ہے سحری کے وقت تک انتظار کر لیں۔ صبح سویرے روانہ ہو کر بروقت قادیان پہنچ جائیں گے۔ چوہدری صاحب نے کہا "حکم یہ ہے کہ فوراً قادیان پہنچیں۔ اس میں تاخیر کی کوئی گنجائش نہیں"۔ اور اپنے ساتھیوں سمیت قادیان کی طرف پاپیادہ روانہ ہو گئے اور جا کر ڈیوٹی کے لئے رپورٹ کر دی۔ اس اسوہ سے ان کے ساتھیوں کو بھی تنبیہ ہو گئی کہ امام کے حکم کی تعمیل میں ذرا سی تاخیر بھی روا نہیں رکھنی چاہئے۔

☆......☆......☆

قیام پاکستان کے وقت وہ مسلمان جنہوں نے قادیان میں آ کر پناہ لی ان کی اور اہل قادیان کی حفاظت اور سلسلہ کے وقار کی خاطر امام وقت نے یہ حکم دیا کہ ہر احمدی اپنے مکان میں ٹھہرا رہے۔ اس موقعہ پر بہت سے احمدیوں نے حملے کی یقینی خبر پانے کے باوجود امام کی اطاعت میں اپنی جانوں کو تو قربان کر دیا لیکن ان گھروں کو نہیں چھوڑا جن میں ٹھہرے رہنے کا حکم ملا تھا۔

☆......☆......☆

جب ۱۹۵۳ء میں احمدیت کے خلاف ہونے والے واقعات میں یہی حکم دوبارہ ملا تو خدا کے فضل سے جماعت نے پھر اسی نمونہ کو دہرایا۔

راولپنڈی میں بعض سرکاری افسران نے ہمارے احمدی ملازمین کو یہ پیشکش کی کہ وہ ان کی حفاظت کے لئے ایک محفوظ کیمپ قائم کرا دیتے ہیں مگر انہوں نے کہا کہ وہ اپنے آقا کے حکم کی تعمیل میں اپنے اپنے گھروں میں مر جانا منظور کر سکتے ہیں مگر کیمپ میں جانا منظور نہیں کر سکتے۔

(تاریخ احمدیت جلد ۱۶ صفحہ ۲۲۱)

☆......☆......☆

پنجاب کے اسی ہنگامے میں جماعت کی بعض احمدی مستورات نے اطاعت امام میں ہمت واستقلال کا جو قابل رشک نمونہ دکھایا ناممکن ہے کہ تاریخ احمدیت میں اسے فراموش کیا جا سکے۔

دو جگہوں پر احمدی مستورات اکیلی تھیں کہ بہت بڑا ہجوم حملہ آور ہوا اور قتل و غارت کی دھمکی دی مگر اندر سے صرف ایک ہی آواز آئی وہ یہ کہ ہم اپنے آقا کے حکم کے ماتحت گھر میں رہیں گے،

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,
Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact: Anas Ahmad Khan
204 Merton Road London SW18 5SW
Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

نان نان نان
ہمارے آٹومیٹک پلانٹ پر حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق اعلیٰ اور معیاری نان تیار کئے جاتے ہیں
اور پلاسٹک کی فلم میں seal کئے جاتے ہیں۔ شادی بیاہ اور فیملی پیک پر خاص رعایت۔
برطانیہ اور یورپ میں ڈسٹری بیوٹرز کی ضرورت ہے۔ فری نمونہ کے لئے رابطہ کریں
Shalimar Foods
Tel: 01420 488866 —— Fax: 01420 474799

احمدیت کو نہیں چھوڑیں گے خواہ ہمیں قتل کر دیا جائے یا ہمارا سامان لوٹ لیا جائے۔ اس آواز میں کچھ ایسا اثر تھا کہ ہجوم کا رخ پلٹ گیا اور شر پسند لوگ واپس چلے گئے۔

☆......☆......☆

اطاعت امام کے یہ وہ نظارے ہیں کہ جن کو دیکھ کر جماعت احمدیہ کے ایک شدید مخالف مولوی ظفر علی خان کو بھی کہنا پڑا وہ احراریوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"...........احراریو! کان کھول کر سن لو۔ تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن کا علم ہے، تمہارے پاس کیا خاک دھرا ہے۔ تم میں ہے کوئی جو قرآن کے سادہ حروف بھی پڑھ سکے؟ تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا، تم خود کچھ نہیں جانتے، تم لوگوں کو کیا بتاؤ گے مرزا محمود کی مخالفت تمہارے فرشتے بھی نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اس کے ایک اشارے پر اس کے پاؤں میں نچھاور کرنے کو تیار ہے۔ تمہارے پاس کیا ہے؟ گالیاں اور بدزبانی، تُف ہے تمہاری غداری پر"۔

(ایک خوفناک سازش صفحہ ۱۹۵۔۱۹۷)

☆......☆......☆

اطاعت صرف اس بات کا نام نہیں کہ حکم ہوا تو مان لیا بلکہ اطاعت تو نام ہے جذبات کی قربانی کا۔ اطاعت نام ہے اپنے آپ کو اپنے مطاع کی آواز پر بیچ ڈالنے کا۔ اطاعت نام ہے اپنا سب کچھ اپنے امام پر نچھاور کر دینے کا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"کیونکہ اطاعت کا مادہ نظام کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا۔ پس جب بھی خلافت ہو گی اطاعتِ رسول بھی ہو گی۔ کیونکہ اطاعتِ رسول یہ نہیں کہ نماز پڑھو یا روزے رکھو یا حج کرو۔ یہ تو خدا کے احکام کی اطاعت ہے۔ اطاعت رسول یہ ہے کہ جب وہ کہے کہ اب نمازوں پر زور دینے کا وقت ہے تو سب لوگ نمازوں پر زور دینا شروع کر دیں اور جب وہ کہے کہ اب زکوٰۃ اور چندوں کی ضرورت ہے تو زکوٰۃ اور چندوں پر زور دینا شروع کر دیں اور جب وہ کہے کہ اب جانی قربانی کی ضرورت ہے یا وطن کو قربان کرنے کی ضرورت ہے تو وہ جانیں اور اپنے وطن قربان کرنے (چھوڑنے) کے لئے کھڑے ہو جائیں۔

(تفسیر کبیر زیر تفسیر سورۃ نور)

☆......☆......☆

۱۹۵۳ء میں احراری ایجی ٹیشن کے دوران ملک محمد عبداللہ صاحب کو کئی بار مرکز سلسلہ کے نمائندہ خصوصی کی حیثیت سے کراچی میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب، وزیر خارجہ حکومت پاکستان سے ملاقات کا موقعہ ملا۔ وہ ایک ملاقات کا حال یوں بیان کرتے ہیں۔

"ان دنوں حالات بہت نازک تھے اور یہ خبر گرم تھی کہ ربوہ میں تمام چیدہ چیدہ افراد گرفتار کر لئے جائیں گے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا نام سر فہرست تھا۔ جناب چوہدری صاحب کو بھی کہیں سے اطلاع مل گئی تھی۔ اس ملاقات میں چوہدری صاحب نے مجھے بٹھا لیا اور فرمایا مجھے ایسی خبر ملی ہے۔ بعض اوقات صوبائی حکومت از خود ایسا سخت قدم اٹھا لیتی ہے اور مرکزی حکومت کو بعد میں اطلاع ملتی ہے۔ آپ میری طرف سے حضور کی خدمت میں یہ گزارش کر دیں کہ اگر خدانخواستہ کوئی ایسا واقعہ ہو گیا تو میں ایک منٹ کے لئے بھی اپنے عہدہ پر نہیں رہوں گا اور مستعفی ہو کر ربوہ آجاؤں گا۔ چوہدری صاحب کی آواز اس وقت بہت گلوگیر تھی۔ نیز چوہدری صاحب نے فرمایا کہ حضرت اقدس کا خیال ہے کہ میں ربوہ کی گرمی میں نہیں رہ سکوں گا۔ یہ سب باتیں عام حالات کی ہیں۔ خاص حالات میں انسان ہر طرح کی قربانی کر لیتا ہے"۔

☆......☆......☆

مسجد لندن کے سلسلہ میں چندہ کے لئے تحریک کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اطاعت اور قربانی کے جوش کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"یہاں تو بچوں میں اتنا جوش ہے جس کی حد نہیں۔ ایک بچے نے جو کسی امیر کا لڑکا نہیں بلکہ ہاتھ سے محنت کرنے والے مزدور کا لڑکا ہے اس نے ساڑھے تیرہ روپے مجھے دیئے اور بتایا کہ میرے والد جو پیسے مجھے خرچ کے لئے دیتے رہے ہیں وہ میں جمع کرتا رہا ہوں جس کی مجموعی رقم یہ ہے جو میں مسجد کے لئے دیتا ہوں۔ خدا جانے اس کے دل میں کیا کیا جوش ہونگے اور اس روپیہ سے کیا کیا کام لینے چاہتا ہو گا لیکن اس نے اپنے اس مقصد پر جو تین چار سال سے اس کے ذہن میں تھا اور جس کے لئے وہ پیسہ پیسہ جمع کر رہا تھا چھری پھیر دی۔ یہ ایک اعلیٰ درجہ کے جوش اور ہمت کی بات ہے۔

(انوار العلوم جلد ۵ صفحہ ۲۰)

☆......☆......☆

۱۹۳۰۔۳۱ء کا سال جماعت احمدیہ کے لئے بڑی تنگی کا سال تھا جس میں تقریباً اڑتالیس ہزار روپے قرض تھا جو اکتوبر ۱۹۳۱ء میں بہتر (۷۲) ہزار روپے کے قریب جا پہنچا۔ اس کے علاوہ کچھ اور قرضے بھی تھے جس پر حضور نے جماعت کو تحریک فرمائی کہ ایسی کوشش کی جائے کہ پچھلا قرضہ بیباک ہو جائے چنانچہ جماعت نے تین ماہ کے اندر اندر چندہ خاص کے سمیت قریباً پونے دو لاکھ روپیہ اپنے مقدس آقا کے حضور پیش کر دیا جس پر سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۳ر مئی ۱۹۳۲ء کو اظہار خوشنودی کرتے ہوئے فرمایا:

"آج میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے اظہار اور تحدیث نعمت کے طور پر یہ اعلان کرنے کے قابل ہوا ہوں کہ جبکہ پچھلے مالی سال کے شروع میں ۴۸۰۰۰ کے بلوں کے علاوہ اور بھی قرض تھا۔ یہ سال جب ختم ہوا تو بجائے قرضہ کے قریباً ڈیڑھ ہزار انجمن کے خزانہ میں جمع تھا گویا جماعت نے پونے دو لاکھ کی رقم جمع کرنی تھی اور ایسی حالت میں جمع کرنی تھی کہ بیشتر حصہ مالی لحاظ سے مفلوج ہو رہا تھا حتی کہ بڑی بڑی حکومتیں قرضے لینے پر مجبور ہو رہی تھیں"۔ (الفضل ۱۹ر مئی ۱۹۳۲ء)

☆......☆......☆

جب ہندوؤں کی طرف سے شدھی کی تحریک کے ذریعہ سے مسلمانوں کو مرتد کرنے کا پروگرام بنایا گیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ساری معلومات حاصل کرنے کے بعد ۷ر مارچ ۱۹۲۳ء کو اعلان فرمایا کہ جماعت احمدیہ فتنۂ ارتداد کے خلاف جہاد کا علم بلند کرنے کی غرض سے ہر قربانی کے لئے تیار ہو جائے۔

پھر مارچ ۱۹۲۳ء کو خطبہ جمعہ میں یہ تحریک فرمائی کہ فتنۂ ارتداد کے مٹانے کے لئے فی الحال ڈیڑھ سو (۱۵۰) احمدی سر فروشوں کی ضرورت ہے۔ اس ڈیڑھ سو میں سے ہر ایک کو فی الحال تین مہینہ کے لئے زندگی وقف کرنی ہو گی۔ ہم ان کو ایک پیسہ بھی خرچ کے لئے نہ دیں گے۔

اس پر جماعت نے انتہائی والہانہ رنگ میں لبیک کہا اور ڈیڑھ ہزار (۱۵۰۰) افراد نے اپنی آنریری خدمات حضور کی خدمت میں پیش کر دیں۔ اس قربانی کے لئے آگے آنے والے ہر طبقہ کے لوگ تھے حتی کہ مستورات اور بچوں تک نے اس جہاد کے لئے اپنا نام پیش کر دیا۔

جن لوگوں کو اس میدان جہاد میں بھیجا گیا انہیں سخت مجاہدہ کرنا پڑا۔ تیز چلچلاتی دھوپ میں کئی کئی میل روزانہ پیدل سفر کرنے پڑے۔ بعض اوقات کھانا تو الگ رہا ان کو پانی بھی نہ مل سکتا۔ کھانے کے وقت بھونے ہوئے چنے کھا کر پانی پی کر گزارہ کرتے رہے۔ اگر سامان میسر آتا تو آٹے میں نمک ڈال کر اپنے ہاتھوں سے روٹی پکا کر کھا لیتے۔ رات کو جہاں جگہ ملتی سو جاتے۔ ان علاقوں میں ڈٹے رہے جہاں یہ کہا جاتا تھا کہ بہت خطرہ ہے اور جس مشن پر خلیفۂ وقت نے بھیجا تھا اس کے راستے میں آنے والی کسی بھی مشکل اور تکلیف کی پرواہ نہیں کی۔

جماعت کی یہی اطاعت اور خلافت سے عشق اور بیمثال فدائیت ہی ہے جس کا ذکر حضرت مصلح موعودؓ یوں فرماتے ہیں:

"خدا نے مجھے وہ تلواریں بخشی ہیں جو کفر کو لحظہ میں کاٹ کر رکھ دیتی ہیں۔ خدا نے مجھے وہ دل بخشے ہیں جو میری آواز پر ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔ میں انہیں سمندر کی گہرائیوں میں چھلانگ لگانے کے لئے کہوں تو وہ سمندر میں چھلانگ لگانے کے لئے تیار ہیں۔ میں انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرانے کے لئے کہوں تو وہ پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرا دیں۔ میں انہیں جلتے ہوئے تندوروں میں کود جانے کا حکم دوں تو وہ جلتے ہوئے تندوروں میں کود کر دکھا دیں۔ اگر خودکشی حرام نہ ہوتی، اگر خودکشی اسلام میں ناجائز نہ ہوتی تو میں اسی وقت تمہیں یہ نمونہ دکھا سکتا تھا کہ جماعت کے سو آدمیوں کو میں اپنے پیٹ میں خنجر مار کر ہلاک ہونے کا حکم دیتا اور سو آدمی اسی وقت اپنے پیٹ میں خنجر مار کر مر جاتا۔ خدا نے ہمیں اسلام کی تائید کے لئے کھڑا کیا ہے۔ خدا نے ہمیں محمد رسول اللہ کا نام بلند کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے"۔

(الفضل ۱۸ر فروری ۱۹۵۸ء)

☆......☆......☆

آخر پر حضرت مصلح موعودؓ کی ایک نصیحت ملاحظہ ہو جس سے پتہ چلتا ہے کہ اپنی حفاظت اور بقا کے لئے خلافت سے وابستگی ہمارے لئے کس قدر ضروری ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"تم خوب یاد رکھو کہ تمہاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اسے قائم نہ رکھا وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہو گا۔ لیکن اگر تم اس حقیقت کو سمجھے رہو گے اور اسے قائم رکھو گے تو پھر اگر ساری دنیا مل کر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کر سکے گی ....بیشک افراد مریں گے، مشکلات آئیں گی اور اس وقت تم میں سے کسی کا مرنا ایسا ہی ہو گا جیسا کہ مشہور ہے کہ ایک دیو کٹتا ہے تو ہزاروں پیدا ہو جاتے ہیں۔ تم میں سے اگر ایک مارا جائے گا تو اس کی بجائے ہزاروں اس کے خون کے قطروں سے پیدا ہو جائیں گے"۔

(درس القرآن از حضرت مصلح موعودؓ صفحہ ۷۳)

☆......☆......☆

IMMIGRATION, ASYLUM,
NATIONALITY MATTERS
& IMMIGRATION APPEALS
Contact: Akeel Miyan
THAMES LAW CHAMBERS
Immigration & Employment
Argyll House All Saints Passage
Wandsworth High Street
London SW18 1EP
Tel: 020 8874 7008 + 8877 9393
Fax: 020 8874 0665. Mobile: 0958 440790

خوشخبری برائے جرمن خریدار
(صرف جرمنی کے لئے)
جاپان سے درآمد شدہ بہترین اور گرم اور سردیوں کے لئے بہترین تحفہ
جاپانی ڈبل بیڈ کمبل (2X2.40)
نہایت سستے اور ارزاں نرخوں پر محدود سٹاک۔ فوری فروخت کے لئے حاضر سٹاک۔ تھوک و پرچون قیمت پر دستیاب ہے۔ قیمت فی عدد 64-00 DM۔ احمدی احباب کے لئے خاص رعائتی نرخوں پر دستیاب ہے۔
فون برائے رابطہ۔ زاہد اینڈ برادرز
06443-412 ———— 06443-77063

اکابر دیوبند پر برطانوی حکومت کی
مسلسل نوازشات

دوست محمد شاهد۔ مؤرخ احمدیت

مدرسہ دیوبند کی تاریخ کا یہ ایک یادگار واقعہ ہے کہ بیسوی صدی کے ابتدا میں مہتمم دارالعلوم دیوبند مولوی محمد احمد صاحب کو انگریزی حکومت نے شمس العلماء کے خطاب سے نواز جس پر مولانا محمد علی جوہر نے اپنے اخبار "ہمدرد" دہلی میں یہ دلچسپ تبصرہ کیا:

"دیوبند کے ایک سیدھے سادے غیر شہرت پسند بزرگ (مہتمم دارالعلوم) کو بے مانگے شمس العلماء کا خطاب ملنا ایسا ہی خلاف توقع اور غیر مترقب ہے جیسا کہ مسٹر گاندھی کی جنوبی افریقہ کی خدمات کا صلہ ہندوستان میں بصورت خطاب دیا جانا"۔

ایک دیوبندی عالم نے اس طنزیہ کلام کے جواب میں ایک مفصل مضمون شائع کیا جس میں قیام مدرسہ سے اس وقت کے زمانہ کے دوران انگریزی حکام کے خوشگوار تعلقات اور نوازشات کا تفصیلی تذکرہ کیا۔ اس مضمون کے بعض اہم اقتباسات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ لکھتے ہیں:

"آپ نے بہت زور لگا کر یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ "مولانا احمد صاحب کو خطاب کا دیا جانا سر جیمس میسٹن کے دیوبند تشریف لانے کے ساتھ وابستہ ہے"۔

ممکن ہے کہ ایسا ہو لیکن مولانا محمد احمد صاحب کو ۱۹۰۵ء میں سر جیمس لاٹوس کی تشریف آوری سے چونکہ یہ تجربہ ہو چکا تھا کہ "کسی لفٹنٹ گورنر کا دیوبند میں آنا خطاب ملنے کا مرادف نہیں ہے"۔ اس لئے مولانا کا اس قسم کے خیال اور نیت سے خالی الذہن رہنا ایک ناقابل انکار حقیقت ہے۔

۶/جنوری ۱۹۰۵ء کو آپ ہی کے الفاظ میں "دارالعلماء و التوکلین میں (سر جیمس لاٹوس کا) نزول جلال، مولانا احمد صاحب کی سرگرمی، درمیانی حضرات کی جدوجہد اور اوس کے تمام کلیات و جزئیات کا مرقع، مدرسہ کے اندر عقیدت مندانہ انتظامات، دورویہ جھنڈیوں کا تسلسل، واردین و زائرین کا شد الرحال۔ اور عرض نیاز کی عقیدت کیشی یا جواب لطف کی پذیرائی وغیرہ وغیرہ جو کچھ دیکھا گیا وہ اوس سے ہرگز کم نہ تھا۔ اور آپ کے زہری اور سالم وغیرہ نے یکم مارچ ۱۵ء کو دیکھا مگر حیرت ہے کہ اوس وقت سے آج تک نہ تو کسی نے اس پر نکتہ چینی کی اور نہ ہی کوئی پیشین گوئی۔

اور اگر آپ اپنے زہری اور سالم سے دریافت کریں گے تو شاید یہ انکشاف بھی آپ کے لئے مشکل نہ ہو گا کہ ۱۹۰۵ء میں جو کچھ پیش آیا اوس میں سب سے زیادہ قطب الوقت حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہ کا دست کرامت کام کر رہا تھا۔ اور اس سے بھی کیا کم کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے زہری و سالم سب اوس کے نظم و نسق میں حصہ دار تھے.........

بلکہ اس سے بھی زیادہ اگر دوربینی سے کام لیا جائے تو یوں کہا جائے کہ مولانا احمد صاحب کے اس فعل کی داغ بیل مہتمم سابق حضرت مولانا رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانہ میں لگا چکے تھے۔ جبکہ اون کے عہد میں آرڈن صاحب کلکٹر سہارنپور مدرسہ میں مدعو کئے گئے۔ اور خاص صدر مدرس صاحب کی درسگاہ حدیث میں اون کی نشست کی جگہ اون کی کرسی اور میز لگائی گئی۔ سپاسنامہ پیش ہوا اور مہتمم صاحب مع ممبران مدرسہ مؤدب کھڑے رہے۔ یہ زمانہ تھا کہ جناب مولانا محمد احمد صاحب صرف ابتدائی درجہ کے مدرس تھے اور اون کو کسی انتظام و اہتمام میں دخل نہ تھا۔ (گو نتیجہ یہ سارا سبق ان ہی کو پڑھایا جا رہا تھا)۔

حضرت مولانا محمد قاسم قدس سرّہ کے عہد مبارک میں لفٹنٹ گورنر کے سیکرٹری صاحب کا مدرسہ میں تشریف لانا اون کے معائنہ کا ترجمہ بعنوان "بشارت" مدرسہ کی جانب سے طبع ہونا۔ اور حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کا اوس پر اظہار مسرت فرمانا۔ یہ سب امور مسلمانوں کی آنکھوں کے سامنے آچکے اور مطبوع ہو کر پبلک میں مشتہر ہو چکے۔ پھر دارالعلوم میں جن باتوں کی مثال حضرت مولانا محمد قاسم، حضرت مولانا رشید احمد، حضرت مولانا رفیع الدین، حضرت مولانا محمد یعقوب قدس اللہ اسرارہم۔ یہ سب حضرات قائم کر چکے۔ آج اوسی قسم کے واقعات سے مولانا حافظ محمد احمد صاحب کو کیوں مطعون اور ملام ٹھہرایا جا سکتا ہے اور کیوں ان مقدس لوگوں کو تکلیف دی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے مزاروں سے تشریف لا کر اپنے خلف رشید کا اور اپنی باقیات صالحات کا حال دیکھیں۔ مولانا احمد صاحب تو باآواز دہل کہہ سکتے ہیں۔ اتبعت ملۃ آبائ ابراھیم و اسحٰق و یعقوب

صوفیاں جملہ حریفند و نظر بازولے
زیں میاں حافظ دل سوختہ بدنام افتاد

☆......☆......☆

میں چاہتا ہوں کہ اس جگہ بطور نمونہ ۵ء اور ۱۵ء کے ایڈریس اور سپیچ کے چند اقتباسات جن کو بقول حقیقت نگار "عرض نیاز کی عقیدت کیشی میں کچھ دخل ہو" نقل کروں۔ ناظرین اون کو بہت تعمق کی نگاہ سے دیکھیں اور معلوم کریں کہ موجودہ زمانہ کی نزاکت کو خیال کرتے ہوئے مولانا محمد احمد صاحب کی عقیدت کیشی۔ حضرت مولانا رشید احمد رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ کی عقیدت کیشی سے کیا واقعی کچھ بڑھی ہوئی ہے۔

۵ء کے ایڈریس کا یہ فقرہ ملاحظہ ہو کہ:

"**مسلمانوں کو علوم مروجہ کی تعلیم کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے اعلیٰ اور پاکیزہ اصول صبر و قناعت، راستبازی، استقلال، توکل، دیانت داری، اطاعت و فرمانبرداری اولی الامر و فرما نروائے وقت کی عملی تعلیم بھی اس طرح دی جاتی ہے کہ یہ اخلاق اون میں راسخ ہو کر طبیعت ثانیہ اور جزو لاینفک بن جاتے ہیں۔** جو طالب علم اس مدرسہ سے پوری تعلیم حاصل کر کے نکلتا ہے وہ اپنی علمی، عملی، اخلاقی حالت سے ایسا رہنما ہوتا ہے کہ جہاں جاتا ہے علوم مذہب کے ساتھ ان اوصاف کو بھی پھیلاتا ہے۔ یہ اسی تعلیم کا اثر ہے کہ یہاں کے تعلیم یافتہ باوجود مذہب کے نہایت پابند بلکہ ہادی اور پیشوا ہونے کے اپنی گورنمنٹ کی وفاداری اور اطاعت میں ایسے ثابت قدم ہوتے ہیں کہ آج تک کسی ایسے پولیٹیکل معاملہ میں جس میں کچھ بھی بو خلاف منشاء گورنمنٹ پائی جاتی ہو شریک نہیں سنے گئے"۔

پھر دوسری جگہ لکھا ہے کہ:

"**یہ خلاصہ احوال مدرسہ کا ہے جو عرض کیا گیا لیکن یہ جو کچھ ہوا یا آئندہ جو کچھ ہوگا مدرسہ نے جو کچھ ترقی کی یا آئندہ کرے۔ ہماری مہربان اور عدل گستر گورنمنٹ کے پاکیزہ اصول کا ثمرہ ہے"۔ الی آخرہ۔**

ان ہی مضامین کو ۱۵ء کے ایڈریس میں بایں الفاظ ادا کیا گیا ہے کہ:

"حضور والا! دارالعلوم کے اصول میں یہ جزو بھی لازمی قرار دیا گیا ہے کہ اس کے ارکان اساتذہ، طلبہ، ہر قسم کے نزاعی معاملات اور سیاسی انجمنوں سے (جن کا تعلق مذہب سے بہت ہی شاذ ہوتا ہے) مجتنب رہیں۔ اور اپنے ایک واحد مقصد (تکمیل تعلیم مذہب) کے ساتھ کسی دوسرے مقصد کو شامل نہ کریں"۔

پھر چند سطر کے بعد لکھا ہے کہ:

"غیر ضروری سیاسی اور نامناسب ملکی معاملات میں حصہ لینا۔ علاوہ اس کے کہ نفس تعلیم میں حارج ہے۔ خود ملک و قوم کے لئے بہ نسبت فائدہ کے نقصان رساں زیادہ ہے اور اگرچہ کسی وقت تعلیمی جماعت کا اس قسم کی عبث پیچیدگیوں میں پڑنا بظاہر سود مند بھی معلوم ہوتا ہے لیکن انجام کار مضر ہے کیونکہ پالیسی میں اکثر انقلاب ہوتا رہتا ہے اور رائے ہمیشہ بدلتی رہتی ہے۔ اور اسی لئے یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ مذہبی جماعت کے لئے اپنے ناممکن التغیر سیاست و عزت کا باقی رکھنا ہی سب سے بڑا نصب العین ہے"۔

پھر چند صفحات کے بعد لکھا ہے کہ:

"**یہ کس قدر عجیب بات ہے کہ آج تک کبھی یہ نہیں سنا گیا کہ اس دارالعلوم کے کسی فیض یافتہ نے کسی نامناسب نزاعی یا سیاسی معاملہ میں حصہ لیا ہو۔** حالانکہ انہوں نے اپنے اساتذہ کی پیروی میں کسی وقت بھی خالص مذہبی معاملات کی نسبت مداہنت برتنے یا صاف گوئی اور صداقت طلبی سے بھی باز رہنے کی کوشش نہیں کی اور ہمیشہ اونہوں نے اپنے مسلک کے فنا کر دینے کو اوس کے بدلنے سے بہتر سمجھا"۔

پھر لکھا ہے کہ:

"حضور والا! دارالعلوم نے اپنے مذکورہ بالا مستحکم اصول کو اپنا نصب العین بنا کر اب تک اپنی معتدل، خاموش اور ناقابل تزلزل رفتار میں گورنمنٹ عالیہ کے ساتھ نہایت راستبازی اور صدق و دیانت سے اعلیٰ وفادارانہ معاملہ کیا ہے اوس نے گورنمنٹ کی اطاعت اور اوس کے احکام کی تعمیل کو لازمی سمجھا ہے۔ وہ اور اوس کے ارکان کبھی گورنمنٹ کی مشکلات میں اضافہ کا سبب نہیں بنے۔ نہ اوس نے کبھی اس کا اقدام کیا کہ خلاف واقع یا خلاف دیانت و راستبازی کوئی بات قوم کے یا گورنمنٹ عالیہ کے روبرو پیش کرے۔ اوس نے ہر موقعہ پر اعتدال و سکون کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کی کوشش کی ہے کہ اپنی سچی وفاداری کا ایسے پیرایہ میں یقین دلائے کہ اندر سے خود اوس کا ضمیر اس پر نفرین نہ کرے بلکہ جتنی بات وہ منہ سے نکالے اپنے خدا اور اپنے مذہب کا فرمودہ سمجھ کر نکالے"۔

پھر لکھا ہے کہ:

"**نہایت ناشکری ہوگی اگر ہم بصدق دل اس کا اعتراف نہ کریں کہ دارالعلوم کی یہ کامیابیاں گورنمنٹ عالیہ اور لوکل حکام کی خاص مہربانیوں کے نتائج و ثمرات ہیں"۔ الخ.........**

واقعہ یہ ہے کہ ۵ء میں سر جیمس لاٹوس نے اثناء اسپیچ میں خود بھی اور اون کے یمین و یسار دونوں طرف کے لوگوں نے (باستثناء مہتمم صاحب و ارکان دارالعلوم) متعدد چیئرز دئے اور اس دفعہ سر جیمس میسٹن کی تشریف آوری کے موقعہ پر خود ہز آنر نے او اون کے داہنی طرف کے لوگوں نے جن میں عموماً علماء کرام اور منتظمین دارالعلوم تھے اور طلباء مدرسہ نے ایک مرتبہ بھی چیئرز نہیں دیا۔ ہاں اصحاب شمال نے جن میں بکثرت شہر کے برادران ہنود تھے خاتمہ تقریر پر چیئرز دیا۔

اس اعتبار سے اگر حقیقت نگار کو ۵ء اور

باقی صفحہ نمبر ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں۔ اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

دعا کا اعجاز

لجنہ اماء اللہ کینیڈا کے سہ ماہی رسالہ "النساء" کے جلسہ سالانہ نمبر ۹۹ء میں مکرمہ راضیہ لطف الرحمان صاحبہ اپنے دادا حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب کا یہ واقعہ بیان کرتی ہیں کہ جب آپکی بینائی بہت کمزور ہوگئی تو بھی آپ ہر وقت مطالعہ کرتے رہتے اور دعاؤں میں مصروف رہتے اور بار بار فرماتے کہ ابھی مجھے بہت سا کام کرنا ہے۔ ۲۴؍نومبر ۱۹۸۹ء کو جمعہ کے روز رات اڑہائی بجے آپ کی آنکھ کھلی تو آپ نے ایک کشفی نظارہ دیکھا کہ چاروں طرف دیواروں پر اوپر سے نیچے تک بڑے خوشخط الفاظ میں یہ کلمات لکھے ہوئے ہیں کہ "تمہاری نظر پُرنور ہو جائے گی کیونکہ خدا تم پر خوش ہوا"۔ دیوار پر سفیدی کی ہوئی تھی جس پر یہ الفاظ آیکو پون گھنٹہ تک نظر آتے رہے۔ آپ نے قریب ہی سوئے ہوئے اپنے پوتے فاروق کو جگایا اور پوچھا کہ کیا یہ الفاظ اُسے بھی نظر آرہے ہیں۔ لیکن اُسے کچھ نظر نہیں آیا اور آپ کو وہ الفاظ مسلسل نظر آتے رہے۔ ......ایک روز کے وقفہ کے بعد اگلے روز آپ کو انہی دیواروں پر مزید کچھ عبارتیں لکھی ہوئی نظر آئیں۔ یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ خدا پر بھروسہ کر اور علاج کرا۔ چنانچہ آپ نے علاج کروایا اور خدا کے فضل سے آپ کی بینائی آخر وقت تک کام کرتی رہی۔

حضرت حکیم محمد حسین قریشی صاحبؓ

حضرت حکیم محمد حسین قریشی صاحبؓ کا شمار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳؍صحابہؓ میں ہوتا ہے۔ آپؓ کا نام اس فہرست میں ۱۷۲؍نمبر پر درج ہے۔ آپؓ کا ذکر خیر سہ ماہی "النساء" کے جلسہ سالانہ نمبر ۹۹ء میں مکرمہ عطیہ شریف صاحبہ کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

حضرت حکیم صاحبؓ ۳؍مئی ۱۸۶۹ء کو لاہور کے ایک متمول خاندان میں پیدا ہوئے۔ آپؓ کے دادا اور والد لاہور میں پشم و ریشم کی تجارت کرتے تھے۔ آپؓ نے طب کی تعلیم حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحبؓ سے لاہور اور سرینگر میں رہ کر حاصل کی تھی۔ چنانچہ جب آپؓ نے سنا کہ حضرت مولانا صاحبؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کرلی ہے تو آپ بھی جلد ہی بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں داخل ہوگئے۔ اُس وقت آپؓ کی عمر تئیس سال تھی۔ آپؓ کے والد اور دادا نے آپؓ کو سخت تکالیف دیں اور گھر سے نکال دیا گیا لیکن آپؓ نے استقلال کے ساتھ ہر مصیبت کا مقابلہ کیا۔ تاہم آپؓ کی اہلیہ نے بھی آپؓ کے ساتھ ہی احمدیت قبول کرلی۔ پھر آپؓ قادیان چلے گئے جہاں آپؓ کا قیام دارالمسیح کے گول کمرہ میں رہا۔ کچھ عرصہ بعد لاہور تشریف لائے اور جلد ہی یہاں ایک شاندار مکان تعمیر کرنے کی توفیق پائی۔

حضرت حکیم صاحبؓ حافظ قرآن تھے اور ساری عمر لاہور میں نماز تراویح پڑھانے کا شرف حاصل کرتے رہے۔ لاہور کے قائمقام امیر بھی رہے۔ ۱۹۲۴ء میں لاہور کی احمدیہ مسجد تعمیر کروائی اور جماعت کے مالی حالات کمزور ہونے کی وجہ سے آپؓ نے دوسرے احمدیوں کے ساتھ مل کر مزدوروں کی طرح کام کیا۔ جب آپؓ مسجد کی تعمیر کے لئے چندہ کی تحریک فرماتے تو اِس درد سے فرماتے کہ لوگ اپنی جیبیں خالی کردیا کرتے تھے۔

آپؓ اُن خوش نصیب اصحاب میں سے تھے جن کو بعض اہم مواقع پر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ اپنے ہاتھ سے خط لکھا کرتے تھے۔ آپؓ کے ایک بیٹے کی وفات پر حضورؑ نے لکھا: "اے عزیز! دنیا ہر ایک مومن کے لئے دارالامتحان ہے۔ اللہ تعالیٰ آزماتا ہے کہ اس کی قضا و قدر پر صبر کرتے ہیں یا نہیں ...... چاہئے کہ ہمیشہ درود شریف اور نیز استغفار آپ دونوں پڑھا کریں"۔

آپؓ کی ایک بیٹی زینب اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ تقریباً ہم عمر تھیں۔ مارچ ۱۹۰۷ء میں زینب کی وفات ہوئی تو حضورؑ کو قبل از وقت الہام ہوا "افسوسناک خبر آئی ہے"۔ چنانچہ حضورؑ نے آپؓ کے نام اپنے خط میں اس الہام کا ذکر کرکے صبر کی نصیحت فرمائی۔

ایک بار حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ سیالکوٹی نے آپؓ کو لکھا کہ مسجد مبارک سے متصل مکان خریدنے کے لئے سات سو روپیہ بطور قرض درکار ہے۔ چنانچہ آپؓ نے فوراً انتظام کرکے یہ رقم قادیان بھجوادی۔

خلافت اولیٰ کی ابتداء میں جب خواجہ کمال الدین صاحب نے لاہور کے احمدیوں کو اپنے مکان پر بلاکر ایک جلسہ کیا جس میں یہ اثر ڈالنے کی کوشش کی کہ خلافت اور انجمن کے جھگڑے کا صحیح حل یہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کی رو سے آپؑ کی حقیقی جانشین صدر انجمن ہے۔ چنانچہ خواجہ صاحب کی شخصیت سے مرعوب ہوکر جماعت کے بعض لوگ اُن سے متفق ہوگئے۔ حضرت حکیم صاحبؓ اور حضرت بابو غلام محمد صاحبؓ نے اس معاملہ کو بھانپ لیا اور خواجہ صاحب کی طرف سے تیار کئے گئے محضر نامہ پر دستخط کرنے سے انکار کرتے ہوئے فرمایا کہ جب ہم نے ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کرلی ہے تو اب ہمارا کوئی حق نہیں کہ خلیفہ کے اختیارات کے بارہ میں سوچنا شروع کردیں، خلیفۃ المسیح ہم سے زیادہ عالم ہیں، زیادہ خشیۃ اللہ رکھتے ہیں اور حضورؑ کی تحریروں کو سب سے زیادہ سمجھنے والے ہیں، لہٰذا جو فیصلہ خلیفۃ المسیح خود کریں گے ہم تو اسی پر عمل کریں گے۔

جب یہ آواز اٹھی تو کئی دوسرے لوگوں نے بھی دستخط کرنے سے انکار کردیا۔ بعد ازاں ۳۱؍جنوری ۱۹۰۹ء کو قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے سلسلہ کے نمائندوں کے سامنے غیر مبائعین کی غلط بیانیوں کا سارا تار و پود کھول دیا اور اُن کے لیڈروں مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب سے دوبارہ بیعت لی۔

لین دین کے معاملہ میں حضرت حکیم صاحبؓ بڑے صاف اور کھرے تھے۔ ایک دفعہ آپؓ نے ایک ہندو دوکاندار سے ایک دوست کو اس شرط پر قرض لے کر دیا کہ زیور پسند آنے پر قیمت اور پسند نہ آنے پر زیور واپس کردیا جائے گا۔ جب زیور کسی وجہ سے مقررہ روز تک واپس نہ آیا تو آپؓ نے خاموشی سے صراف کو قیمت ادا کردی اور پھر زیور واپس آنے پر اُسے کسی دوسرے دوکاندار کے پاس نقصان میں بیچ دیا۔ جب زیور دینے والے دوکاندار کو علم ہوا تو اُس نے گھر آکر عرض کی کہ آپ نے معاہدہ کا ایک دن کیوں نہ بڑھوالیا اور کیوں خواہ مخواہ نقصان برداشت کیا۔ اس پر آپؓ نے فرمایا کہ مسلمان اپنے عہد کا پابند ہوتا ہے اس لئے کسی قسم کی تاخیر مناسب نہ تھی۔

حضرت حکیم صاحبؓ غرباء، یتامیٰ اور بیوگان کا بہت خیال رکھتے۔ تلاش روزگار کے لئے لاہور آنے والے احمدیوں کی ہر ممکن مدد فرماتے۔ اکثر کچھ رقم دے کر فرماتے کہ پھل یا کوئی اَور چیز لے کر بیچو اور اپنی آمدنی خود پیدا کرو۔ ایک احمدی میاں محمد عظیم صاحب کی لاہور آنے پر مسجد احمدیہ میں حضرت حکیم صاحبؓ سے ملاقات ہوئی تو آپؓ نے انہیں بھی کچھ رقم دی اور انہوں نے مٹھائی بنانا شروع کردی۔ آپؓ روزانہ دریافت فرماتے کہ کس قدر بکری ہوئی ہے۔ ایک دفعہ جب بکری بہت کم ہوئی تھی تو آپؓ نے ساری مٹھائی خود خریدلی۔

آپؓ کو احمدیوں کی تربیت کا بہت خیال رہتا تھا۔ اگر کوئی تنازعہ پیدا ہوتا تو آپؓ اس وقت تک چین سے نہ بیٹھتے جب تک اسے رفع دفع نہ کرلیتے۔ بعض اوقات کسی دور دراز رہنے والے احمدی سے ایک روپیہ چندہ لینے کی خاطر اپنی جیب سے کرایہ کے دو تین روپے خرچ کردیتے تاکہ اُس احمدی کو چندہ دینے کی عادت ہوجائے۔

حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحبؓ نے مسند خلافت پر متمکن ہونے سے قبل "الفضل" میں حضرت حکیم صاحبؓ کے ایک مضمون سے پہلے اپنے نوٹ میں لکھا: "حکیم صاحب ...... اُن چند لوگوں میں سے ہیں جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام بے تکلفی سے کام بتلادیا کرتے تھے"۔

ایک بار جب حضرت حکیم صاحبؓ بیمار ہوئے تو ڈاکٹروں نے کہہ دیا کہ پھیپھڑے گل چکے ہیں اور آپؓ چند دن کے مہمان ہیں۔ آپؓ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا اور ایک دن خواب دیکھا کہ ایک فرشتہ نے آپؓ کا سینہ چاک کرکے گلے سڑے پھیپھڑے نکال کر پھینک دیئے ہیں اور صحیح و سالم پھیپھڑے رکھ دئے ہیں۔ اس رؤیا کے بعد آپؓ تندرست ہوگئے اور کئی سال کے بعد ۱۲؍اپریل ۱۹۳۳ء کو ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔

محترم عبدالقادر بھٹی صاحب

ماہنامہ "مصباح" اپریل ۹۹ء میں محترم عبدالقادر بھٹی صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے مکرم ندیم خالد رانا صاحب بیان کرتے ہیں کہ محترم بھٹی صاحب نے نصرت جہاں سکیم کے تحت وقف کرکے گیمبیا میں خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نے سکول میں تدریس کے علاوہ "کتب خانہ" کا کام بھی کیا اور کچھ عرصہ سکول کے اکاؤنٹس بھی تیار کئے۔ آپ کی وہاں تقرری کے بعد بیالوجی کا مضمون نصاب میں شامل ہوا اور بیالوجی کی لیبارٹری بھی مرحوم ہی نے سیٹ کی۔ سکول کی بڑی بڑی تقریبات کے انعقاد کے سلسلہ میں بھی آپ کو ذمہ داریاں سونپی جاتی رہیں۔ قائمقام پرنسپل کے طور پر بھی کام کرنے کا موقع ملا۔

محترم بھٹی صاحب کو دعوت الی اللہ کا جنون تھا۔ ۱۹۹۲ء کی پہلی انٹرنیشنل بیعت اسکیم کے دوران بڑے نامساعد حالات میں آپ نے پیدل، بائیسکل اور گدھا گاڑی پر سفر کرکے سینکڑوں کی تعداد میں بیعتیں حاصل کیں اور بعض علاقے دعوت الی اللہ کے لئے کھولے۔ گیمبیا جانے سے قبل بھی جب آپ کشمیر میں ملازمت کر رہے تھے تو آپ کو دعوت الی اللہ کی وجہ سے زدوکوب بھی کیا گیا، مقاطعہ بھی کیا جاتا رہا اور دور دراز مقامات پر آپ کا تبادلہ کردیا جاتا۔

آپ کو مجلس خدام الاحمدیہ میں اور دیگر جماعتی خدمات کی بھی توفیق ملتی رہی۔ گیمبیا میں نائب ریجنل قائد رہے۔ ۹۳ء میں ہالینڈ آنے کے بعد مہتمم اشاعت اور نائب افسر جلسہ سالانہ کے علاوہ متعدد اعلیٰ عہدوں پر کام کرنے کی توفیق پائی۔ آپ کی دعوت الی اللہ کی مہمات کی وجہ سے پریس نے کئی انٹرویو بھی شائع کئے۔ آپ کے حلقہ احباب میں ہر سطح کے لوگ شامل تھے اور مرحوم جماعت میں اور مقامی لوگوں میں یکساں مقبول تھے۔ دو تین سال پہلے ہالینڈ میں بائی پاس کا آپریشن ہوا تھا۔ نومبر ۹۸ء میں صرف پینتیس سال کی عمر میں وفات پائی۔ جنازہ ربوہ لے جایا گیا جہاں تدفین عمل میں آئی۔

MTV Muslim AHMADIYYA

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

12/11/99 - 18/11/99

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Friday 26th November 1999
17 Sha'ban 1420

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.45 Children's Corner: Workshop (R)
01.20 Liqa Ma'al Arab: Session No. 372
Rec: 25.02.98 (R)
02.15 Mulaqat: With Hazoor And Atfal
Rec: 25.11.99
03.30 Urdu Class: Lesson No.102 (R)
Rec: 15.10.95
04.30 Learning Arabic: Lesson No. 22 (R)
04.55 Homeopathy Class: Lesson No.82 (R)
06.05 Tilawat, News
06.45 Children's Corner: Workshop (R)
07.20 Quiz: 'History Of Ahmadiyyat No: 15 (R)
07.45 Siraiky Programme: Friday Sermon
Rec: 11.09.98
08.50 Liqa Ma'al Arab: Session No.372 (R)
09.55 Urdu Class: Lesson No.102 (R)
10.50 Indonesian Service: Tilawat, Hadith, Nazm
11.25 Bengali Service: Various Programmes
12.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.55 Darood Shareef
13.00 Friday Sermon
14.00 Documentary: 'Fun Kadda'
14.25 Majlis e Irfan with Huzoor
Rec: 25.11.99
15.30 Friday Sermon: With Hazoor (R)
16.30 Children's Corner: Class No.8 Part 2
Presentation of MTA Canada
17.00 German Service: Geschicte des Islam,......
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.25 Urdu Class: Lesson No.103
Rec: 20.10.95
19.40 Liqa Ma'al Arab(New): Rec, 25.11.99
20.45 Belgian Programme: Children's Class No10
21.15 Medical Matters: "Varicose Veins"
Host: Dr Mujeeb ul Haq Khan Sahib
21.45 Friday Sermon: (R)
22.55 Majlis e Irfan with Huzoor (R)

Saturday 27th November 1999
18 Sha'ban 1420

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.40 Children's Corner: Class No.8, Part 2 (R)
Presentation of MTA Canada
01.15 Liqa Ma'al Arab(NEW): (R)
02.15 Weekly Preview
02.25 Friday Sermon: (R)
03.25 Urdu Class: Session No.103 (R)
04.35 Computer For Everyone: Part 25
04.55 Majlis e Irfan with Huzoor: (R)
06.05 Tilawat, Darsul Hadith, Preview, News
07.05 Children's Corner: No.8, Part 2 (R)
Presentation of MTA Canada
07.35 MTA Mauritus: Activities du Jama'at
08.20 Medical Matters: "Varicose Veins"
Host: Dr Mujeeb ul Haq Khan Sahib (R)
08.45 Liqa Ma'al Arab(New): (R)
09.50 Urdu Class: Session No. 103 (R)
10.55 Indonesian Service: Tafsir al Fatiha,....
12.05 Tilawat, News, Preview
12.40 Learning Danish: Lesson No. 7
13.05 Majlis-e-Irfan: With Hazoor (New)
Rec: 26.11.99
14.05 Bengali Service: Islamic norms in Family Life, fish cultivation, more,.....
15.05 Children's Class: With Huzoor
16.05 Quiz: Khutbat-e-Imam
From the 19th and 26th May 1998
16.50 Hakayat-e-Sherien: Story No.6
16.55 German Service: Schule and Dann, More
18.05 Tilawat, Preview, Darsul Hadith
18.30 Urdu Class: Lesson No: 104
Rec:21.10.95
19.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.373
Rec: 26.02.98
20.45 Philosophy of the Teachings of Islam
21.15 Children's Class (R)
22.40 Majlis e Irfan with Huzoor (R)
23.15 Documentary: Lahore Zoo

Sunday 28th November 1999
19 Sha'ban 1420

00.05 Tilawat, News
00.50 Quiz: Khutbat e Imam
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.373 (R)
02.10 Candian Horizons: Class No.25
03.15 Urdu Class: Lesson No. 104
04.55 Children's Class: With Huzoor (R)
06.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News, Preview
06.50 Quiz: Khutbat-e-Imam (R)
07.15 Majlis e Irfan with Huzoor (R)
08.15 Documentary
08.55 Liqa Ma'al Arab: Session No.373 (R)
09.40 Urdu Class: Lesson No.104 (R)
11.00 Indonesian Service: Tilawat, Silsilah Ahmadiyyat,....
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Chinese: Lesson No. 149
13.10 Friday Sermon: By Huzoor (R)
14.10 Bengali Service:
15.10 Weekly Preview
15.20 Mulaqat with German Speakers
Rec: 27.11.99
16.25 Children's Corner: Lesson No.39 Final Part
16.55 German Service
18.05 Tilawat, Seerat-un Nabi, Preview
18.15 Urdu Class: Session No.105
Rec: 22.10.95
19.30 Liqa Ma'al Arab: Session No. 378
Rec: 11.03.98
20.25 Interview: with Mujeeb ur Rehman
21.20 Dars ul Qur'an: No.13 Rec: 16.02.95
22.55 Mulaqat: with German Speakers

Monday 29th November 1999
20 Sha'ban 1420

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Corner: No.39, Final Part (R)
01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No:378 (R)
02.05 Interview: With Saqib Zervi Sahib, Pt 4
03.00 Urdu Class: Session No.105 (R)
Rec:22.10.95
04.20 Learning Chinese: Lesson No. 149 (R)
04.55 Mulaqat: with Huzoor and German guests
06.05 Tilawat, News
06.45 Dars ul Quran: No. 12, Rec: 15.02.95 (R)
08.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.378 (R)
09.40 Urdu Class: Lesson No.105 (R)
10.55 Indonesian Service: Friday Sermon
With Indonesian Translation
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning Norwegian: Lesson No.44
13.05 MTA Sports: Kabadi Final
Lahore vs Rabwah
14.00 Bengali Service
15.00 Mulaqat: Q/A with Hazoor with Young Lajna(New), Rec: 28.11.99
16.05 Children's Class: With Huzoor
Class No. 40, Part 1
16.55 German Service:
18.05 Tilawat, Darsul Malfoozat
18.30 Urdu Class: Lesson No.106
Rec: 27.10.95
19.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.379
Rec: 12.03.98
20.45 Turkish Item: with Dr M.J. Shams
21.30 Rohani Khazaine: hosted by Syyed
Mubashir Ahmad Ayaz Sahib
22.00 Q/A with Hazoor & Young Lajna
Rec: 28.11.99
23.05 Learning Norwegian: Class No.44 (R)
23.35 Documentary: Islam in Spain

Tuesday 30th November 1999
22 Sha'ban 1420

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Class No. 40 Part 1(R)
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.379 (R)
02.05 MTA Sports: Kabadi Final (R)
03.00 Urdu Class: Lesson No.106 (R)
04.20 Learning Norwegian: Lesson No.44 (R)
04.55 Mulaqat: With Hazoor with Young Lajna
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Class No.40 Part 1 (R)
07.00 Pushto Programme: Friday Sermon
Rec: 22.05.98
08.05 Rohani Khazaine (R)
08.50 Liqa Ma'al Arab: Session No. 379 (R)
10.00 Urdu Class: Lesson No.106 (R)
10.55 Indonesian Service: Dawatul Amir,.....
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Swedish: Lesson No.29
13.00 Rencontre Avec Les Francophones (new)
Mulaqat with French speakers
Rec:29.11.99
14.05 Bengali Service
15.05 Tarjumatul Quran Class: with Huzoor
Lesson No.51 / Rec: 26.04.95
16.10 Children's Corner: Workshop
16.35 Children's Corner: Waqfeen e Nau Items
Part 2
16.55 German Service
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.35 Urdu Class: Lesson No.107
Rec: 28.10.95
19.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.380
Rec:17.03.98
20.40 Norwegian Programme: Issue No. 15
21.05 Rencontre Avec Les Francophones: (R)
Rec: 29.11.99
22.00 Hamari Kaenat: No.26, 'The Earth'
Host: Syed Tahir Ahmad Sahib
22.25 Tarjumatul Quran Class: Lesson No. 51(R)
Rec: 26.04.95
23.35 Learning Swedish: Lesson No.29 (R)

Wednesday 1st December 1999
23 Sha'ban 1420

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: : Workshop (R)
01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.380 (R)
02.05 Rencontre Avec Les Francophones (R)
03.05 Urdu Class: Lesson No.107 (R)
04.05 Learning Swedish: Lesson No.29 (R)
04.55 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.51 (R)
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Workshop (R)
07.00 Swahili Programme: Muzakra Part 2
Host: Maualana Abdul Basit Shahid Sahib
07.45 Dars ul Hadith: Swahili Translation
08.15 Hamari Kaenat: 'The Earth' (R)
08.55 Liqa Ma'al Arab: Session No 380 (R)
10.0 Urdu Class: Lesson No. 107 (R)
11.00 Indonesian Service:
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Spanish: Lesson No.16
13.10 Tabarukaat: Speech by Hadhrat Qazi
Mohammad Nazeer Sahib, Jalsa 1972
14.05 Bengali Service(New): Q/A with Huzoor
Rec: 30.11.99
15.05 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.52
Rec: 27.04.95
16.10 Children's Corner: Guldasta
16.55 German Service
18.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat
18.25 Urdu Class: Lesson No.108
19.20 Liqa Ma'al Arab: Session No.383
Rec:24.03.98
20.30 MTA France: Quiz
21.05 Q/A with Huzoor and Bengali Guests (R)
22.05 Duree Sameen: Programme No.8
22.25 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.52 (R)
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
23.30 Learning Spanish: Lesson No.16 (R)

Thursday 2nd December 1999
24 Sha'ban 1420

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Corner: Guldasta (R)
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.383 (R)
02.10 Q/A With Huzoor and Bengali Guests (R)
03.10 Urdu Class: Lesson No. 108 (R)
04.05 Learning Spanish: Lesson No.16 (R)
04.55 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.52 (R)
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Guldasta (R)
07.10 Sindhi Programme: Friday Sermon
Rec: 22.01.99
08.15 Duree Sameen: Prog No.8 (R)
08.50 Liqa Ma'al Arab: Session No. 383 (R)
10.00 Urdu Class: Lesson No.108 (R)
With Hadhrat Khalifatul Masih
10.55 Indonesian Service: Dars hadith, Nazm,.....
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Arabic: Lesson No.23
13.00 Q/A With Huzoor and Atfal (New)
Rec: 01.12.99
14.10 Bengali Service: Friday Sermon by Huzoor
Rec: 16.04.99
15.05 Homeopathy Class: Lesson No.83
Rec: 15.05.95
16.05 Children's Corner: Workshop
Presentation of MTA Pakistan
16.25 Children's Corner: Waqfeen e Nau

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 6 Friday, November 26, 1999 Issue No. 48

جماعت احمدیہ فرانس کے
آٹھویں جلسہ سالانہ کابابرکت انعقاد

تئیس(۲۳) مختلف قومیتوں کے افراد کی شرکت۔
اس موقعہ پر دس افراد کی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت

بفضل تعالیٰ جماعت ہائے احمدیہ فرانس کا آٹھواں جلسہ سالانہ مورخہ ۲۹،۳۰،۳۱/اکتوبر ۱۹۹۹ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار بیت الاسلام سین میں منعقد کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

یوں تو سال کے اوائل میں تیار ہونے والے جماعتی کیلنڈر میں نیشنل عاملہ جماعت احمدیہ فرانس نے جلسہ سالانہ کی تواریخ جولائی کے مہینہ میں مقرر کی تھیں مگر جماعت کی یہ کوشش تھی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کوئی بڑی جگہ عطافرمائے جہاں پر پہلے سے زیادہ اعلیٰ انتظامات کے ساتھ جلسہ سالانہ کا انعقاد کیاجاسکے۔چونکہ اس سلسلہ میں پیرس ہی کے مضافات میں ایک جگہ کی وہاں کی کونسل سے بات چیت آخری مراحل میں تھی اس لئے جلسہ کی تواریخ کو آگے بڑھادیا گیا۔ وہاں سے انکار کے بعد فوراً جلسہ سالانہ کی تاریخوں کااعلان کردیا گیااور یہ تاریخیں تقریباً عین بعین پچھلے سال کے جلسہ سالانہ والی تھیں۔

حضورانور ایدہ اللہ کی خدمت میں یہ تواریخ بغرض منظوری اور دعا بھجوائی گئیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت منظوری عطا فرمائی اور مکرم نصیر احمد صاحب شاہد (مبلغ سلسلہ بلجیم) کومرکزی نمائندہ کی حیثیت سے شرکت کرنے کاارشاد فرمایا۔

جلسہ کی تیاری کے سلسلے میں جلسہ گاہ کے لئے ایک بڑی مارکی اور ساتھ ضیافت کے لئے بھی اسی طرح کی مارکیز لگائی گئیں۔اسی طرح کتابوں اور کیسٹس کا سٹال، رجسٹریشن آفس، تکہ کباب اور مٹھائی کے سٹال بھی لگائے گئے۔جلسہ گاہ میں ڈائس کی عقبی دیوار کو خانہ کعبہ کے بڑے بڑے پورٹریٹ، مینارۃ المسیح اور کلمہ طیبہ سے سجایا گیا۔

۲۹/اکتوبر بروز جمعہ، نماز جمعہ کی ادائیگی اور وقفہ طعام کے بعد ساڑھے تین بجے بعد دوپہر جلسہ سالانہ کا باقاعدہ آغاز تقریب پرچم کشائی سے شروع ہوا۔ مکرم امیر صاحب نے فرانس کا قومی پرچم اور مکرم نصیر احمد صاحب شاہد (مربی سلسلہ بلجیم) نے بحیثیت مرکزی نمائندہ لوائے احمدیت لہرایا اور دعا کروائی۔

محترم امیر صاحب فرانس مکرم اشفاق ربانی صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر روشنی ڈالی۔انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ اگرچہ ہم ابھی تعداد میں تھوڑے ہیں لیکن اللہ کا فضل شامل حال ہوا تو صبر واستقلال اور عزم وہمت کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ فرانس کی جماعت یورپ کی جماعتوں میں آگے بڑھنے والی جماعت ہوگی۔

باقی دنوں میں دیگر مقررین نے بھی اردو اور فرانسیسی میں احباب جماعت کو روحانی غذا بہم پہنچائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اردو میں کی جانے والی تمام تقاریر کارواں فرانسیسی ترجمہ پیش کیا گیا۔ علاوہ ازیں تمام پیش کی جانے والی نظموں اور تلاوت قرآن پاک کا بھی فرانسیسی ترجمہ پیش کیاجاتا رہا۔

مکر نصیر احمد صاحب شاہد (مربی سلسلہ بلجیم) مرکزی نمائندہ نے بھی بہت احسن رنگ میں اپنی تقاریر میں سیرت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ان کی زندگی کے واقعات کی روشنی میں احباب پر دل گداز کیفیت طاری کردی۔ اللہ تعالیٰ ان کو احسن جزاء دے۔ آمین

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عالیشان روایات کے مطابق جلسہ سالانہ کے ایام کے دوران اجتماعی نماز تہجد، درس القرآن، باجماعت نمازوں کی ادائیگی، کثرت سے ذکر اللہ اور درود شریف اس جلسہ کا حصہ رہے۔دوران جلسہ ایک مجلس سوال وجواب کا بھی انعقاد کیا گیا۔ جس میں مختلف قومیت سے تعلق رکھنے والے غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔ جلسہ سالانہ کے آخری روز بیعت کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے دس افراد کو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کی توفیق حاصل ہوئی۔ جلسہ سالانہ میں تقریباً چار سو پچیس (۴۲۵) مرد و زن نے شرکت کی جن کا تعلق دنیا کی تیئس (۲۳) مختلف قوموں سے تھا۔

اختتامی تقریر میں مکرم امیر صاحب نے سورۃ النصر کی تلاوت کی اور دوران سال جماعت احمدیہ فرانس پر ہونے والے بے شمار افضال الٰہی کا اور پورے سال میں تبلیغ اور خدمت خلق کی مد میں ہونے والے کام اور مختلف روح پرور واقعات کا مختصر ذکر کیا۔ آخر پر دعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

قارئین کرام کی خدمت میں اس جلسہ کے تمام کارکنان کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنا مقبول بندہ بنادے اور احسن رنگ میں خدمت دین بجالانے کی توفیق بخشے۔ اور تمام شرکاء جلسہ کو اس کی برکات سے دائمی حصہ عطافرمائے۔

(رپورٹ مرتبہ: بلاغ احمد، جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ فرانس)

بقیہ: اکابر دیوبند پر برطانوی حکومت کی مسلسل نوازشات از صفحہ نمبر ۱۳

۱۵ء کا صحیح واقعہ معلوم ہو تا تو یہ کہنا چاہئے تھا کہ ۵ء میں عقدۂ تشبہ کی جو گرہ ذرا سی ڈھیلی ہو گئی تھی علماء کرام نے ۱۵ء میں اس کو پھر کس دیا۔ان کھلے ہوئے واقعات کے نہ جاننے پر بھی اگر کوئی حقیقت ناشناس، حقیقت نگار بننے کا دعویٰ کرے تو واقفیت رکھنے والوں کے نزدیک یہ امر بہت ہی زیادہ مضحکہ خیز ہے۔

مولانا احمد صاحب نے تو جو کچھ کیا نیک نیتی اور ہمت سے کیا۔ اپنے بزرگوں کے اصول عمل کے موافق کیا۔ دارالعلوم کے مقاصد کے تحفظ وبقا کے واسطے کیا۔ اور وہ کیا جو اس نازک زمانہ میں کرنے والے موجود تھے۔......... بہر حال چھ سال ہوئے یہ غلغلہ اٹھا اور نہایت معقول رقم جس کی تفصیل کسی دوسری اشاعت میں معلوم ہو سکے گی چند یوم میں بغیر کسی معتد بہ مادی کشش کے اس مد میں پہنچ گئی۔ اس کے بعد یکایک وہ پھر خاموشی سے بدل گیا جس کی بہت سی وجوہ عوام نے طبعاً اختراع کرلیں لیکن حقیقت حال یہ ہے کہ ایک سرکاری گندے نالے کے حائل ہونے کی وجہ سے بڑے عرصہ تک یہ مقدس کام رکا رہا۔ **پیہم مساعی کے بعد خداوند تعالیٰ نے گورنمنٹ عالیہ کو اس طرف متوجہ کیا اور موجودہ ہزآنر لفٹننٹ گورنر بہادر کی قابل شکریہ عنایات خاصہ سے دارالعلوم کے ارباب حل و عقد اس مشکل پر غالب آئے۔ یہاں تک کہ پاکی اور ناپاکی کو دور کر دیا اور آفتاب قدس کی شعاعوں کو نجاست کے چھینٹے گندہ نہ بنا سکے اور اماالزبد فیذھب جفاء و اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض کی مثل پوری صادق ہوئی۔ والحمدلله علی ذالک۔**

("علماء دیوبند کی یادگار تحریریں"۔ جلد دوم صفحہ ۳۷۸ تا ۳۹۱۔ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

اعلانات نکاح

لندن (۱۲/نومبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۲/نومبر بروز جمعۃ المبارک نماز جمعہ و عصر کے بعد اپنی سب سے چھوٹی بیٹی صاحبزادی عطیۃ الحبیب (طوبیٰ) سلمہا اللہ کے نکاح کے علاوہ حسب ذیل نکاحوں کا بھی اعلان فرمایا۔

۱۔ مکرمہ امینہ چقماق (Emine Cakmak) صاحبہ بنت مکرم Vahit Cakmak صاحب ساکن لندن کا نکاح مکرم مبارک احمد ساہی صاحب ابن مکرم چوہدری ذکاء اللہ صاحب ساہی (مرحوم) کے ساتھ تیرہ سو پاؤنڈز حق مہر پر طے پایا۔

(مکرمہ امینہ چقماق صاحبہ خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت مخلص اور فدائی ٹرکش احمدی خاتون ہیں اور انہیں ایم ٹی اے میں ٹرکش ترجمہ کے سلسلہ میں خدمت کی سعادت حاصل ہے جبکہ مکرم مبارک احمد صاحب ساہی عملہ حفاظت کے رکن کی حیثیت سے خدمت دین کی توفیق پارہے ہیں)۔

۱۴/نومبر بروز اتوار رات ساڑھے آٹھ بجے مکرمہ امینہ چقماق صاحبہ کی تقریب رخصتانہ مسجد فضل لندن کے احاطہ میں عمل میں آئی۔ اگلے روز مکرم مبارک احمد صاحب ساہی کی طرف سے دعوت ولیمہ منعقد ہوئی۔ ہر دو مواقع پر ازراہ شفقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے شمولیت فرماکر تقریبات کو برکت بخشی اور دعاؤں سے نوازا۔

۲۔ مکرمہ تبسم نورین صاحبہ بنت مکرم الحاج فضل الٰہی صاحب ساکن برمنگھم کا نکاح مکرم محمد فیاض صاحب ابن مکرم ظہور احمد صاحب ساکن سرگودھا کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈز حق مہر پر طے پایا۔

اعلانات نکاح اور ایجاب و قبول کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ان نکاحوں کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

آپ کے ملک میں ایسے ہونہار احمدی طلباء و طالبات یا ایسے احمدی مرد و خواتین جو علم کے میدان میں، کھیل کے میدان میں یا خدمت انسانیت کے مختلف میدانوں میں ملکی یا بین الاقوامی سطح پر نمایاں کامیابی حاصل کرکے شہرت پاچکے ہیں ان کے تعارف اور انٹرویوز پر مشتمل مضامین ہمیں بھجوائیں۔ (ادارہ)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔